بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃ الرسول یعنی صلوٰۃ فی القرآن

از۔۔۔سکندر احمد کمال

آئین نو سے ڈرنا طرزِ کہن پر اَڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

شعبہ نشر و اشاعت
الحمد ایجوکیشنل اینڈ اسلامک ریسرچ سینٹر
ریاض کالونی، برولی روڈ، علی گڑھ، یو پی (انڈیا)

انتساب

والد مرحوم شہزاد احمد کمال

اور

والدہ مرحومہ کے نام

*. م کتاب	صلوٰۃ الرسول یعنی صلوٰۃ فی القرآن
مصنف	سکندراحمد کمال، محلّہ شاہ چندن، قصبہ چا+ پور، ضلع بجنور، یوپی (*+ ے)
مقیم حال	پٹواری کا نگلہ، آدم نگر، ولی روڈ، علی گڑھ (یوپی)
سن طبا (	۲۰۱۱ء جنوری
صفحات	۳۳
قیمت	۱۵/ روپے
کمپیوٹ کمپوز۔	سیدٔ قر ; علی گڑھ 9897412312
ملنے کا پتہ	سکندراحمد کمال، نگلہ پٹواری، آدم نگر، ولی روڈ، علی گڑھ
فون نمبر	۹۳۱۹۵۹۳۰۲۰ 9319593020
د 7 تصانیف	(۱) کیا حسین خواب ہے یا 1 تعبیر؟
	(۲) قانون الٰہی یا K نی؟
	(۳) اطیعواللہ واطیعوالرسول؟
	(۴) ذکر O ء علیہم السلام
	(۵) *. موس رسولؐ
	(۶) منظّم مفہوم القرآن (اردو ہندی)
	(۷) علم الفقہ فی القرآن

*. سمہٖ تعالیٰ

صلوٰۃ الرسول یعنی صلوٰۃ فی القرآن

سُبحٰن ربک رب العزت عما یصفون ة و سلمٌ علی المرسلین ة والحمد للہ رب العٰلمین ة

''الصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم''

یہ مختصر کتابچہ جو صلوٰۃ کے بٔ رے میں ہے اس کی ابتداء نبیؐ کی ای حدیٔ پ ک سے کر رہا ہوں، جو اس وقت کے حالات پر پوری طرح سے $ ہو رہی ہے۔ اسلام کے دعوے داروں نے اسلام کو کس مقام پر لاکر کھڑا کر دٔ یا ہے؟ کیا یہ اسلام قرآن سے ہم آہنگ ہے؟ یا اس سے دوری پیدا ہو رہی ہے؟

(**۱**) حدیٔ کی عبارت ''بدء الاسلام غریبا'' ترجمہ:۔اسلام کا آغاز ایسے حالات میں ہوا تھا کہ وہ (د* کے لئے یکسر) غریٔ اور اجنبی تھا۔ غریٔ کے معنیٰ عربی زٔ ن اور اردو زٔ ن میں مختلف ہیں۔ پس اسلام کے غریٔ ہونے کا مطلب جس طرح یہ نہیں ہے کہ # اس کی ابتداء ہوئی تھی اس وقت اس کے عملی معنیٰ افلاس کے تھے اور اس کے ماننے والے . کے . مفلس تھے، اسی طرح یہ بھی نہیں ہے کہ اسلام کی ابتداء مسافرتٔ خانہ+ وشی کی حا - میں ہوئی تھی، بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ # وہ آیا تھا اس وقت اپنی بے آمیز فطریٔ اور خالص عقلیت، اپنے عقاً+ اور تصورات، اپنے مزاج، اپنی پسند کے معیار اور اپنی قدروں کے اعتبار سے د* کے لئے الا، سرٔ اجنبی اور بیگانہ محض تھا۔ اس کی ای - ای - *بٔ ت لوگوں کو عجیب معلوم ہوتی تھی، ہر چیز انوکھی، اوپری اور ٔ نامانوس دکھائی دیتی تھی۔ صورت حال ایسی تھی گؤ یا یہ لوگ کسی سیارے سے آئے ہوں۔ اور د* کی زٔ ن میں ان سے خطاب کیا جارہا ہو۔

مسلم، جلداول ٔ بٔ ب ان الاسلام بدء

(**۲**) دوسری حدیٔ کی عبارت۔ ''سیعود (اسلام) غریبا کما بدء'' ترجمہ:۔اور وہ (یعنی اسلام) غریٔ واجنبیت کی حا - میں پھر اسی طرح لوٹ جائے گا جس طرح شروع میں تھا۔ یعنی پھر لوگ قرآن کی بٔ ت کو اسی طرح سنیں گے جس طرح شروع میں g تے تھے اور مذاق بناتے تھے۔

مسلم، جلداول ٔ بٔ ب ان الاسلام بدء۔

حقیقت میں فی زمانہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ # کوئی قرآن کا اسلام پیش کر* ہے، تو اس کو طرح طرح سے ستأ یا جا* ہے اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ساری د* کے مسلمان، حتیٰ کہ عرب کے مسلمان، جہاں سے اسلام شروع ہوا،

وہاں بھی تیرے اسلام کونہیں *نا جارہا، کیا یہ . جاہل ہیں؟ اور پہلے.. رگ جنہوں نے یہ فقہ لکھے ہیں، وہ . جاہل تھے؟ کیا تیرے * پ س کوئی . + وحی آگئی ہے؟ اور نہ معلوم کیا کیا دلیلیں دی جاتی ہیں۔ ان دلیلوں کوسن کر وہ شخص بھی خاموش ہو جا* ہے، کیوè اسے اپنی جان کا خطرہ ہونے لگتا ہے۔ جیسا کہ سابق میں ہوا ہے کہ نہ جانے کتنے آدمیوں کو ختم کر ‍*یاH ہے۔ اب میں ای- کتاب کا حوالہ پیش کر رہا ہوں جس کی عبارت پڑھنے کے بعد یہ ظاہر ہو جا* ہے کہ قرآن *مکمل ہے، جس کی تکمیل محمدؐ نے کی۔ اور یہاں اس *. ت کی بھی چنداں ضرورت نہیں کہ وحدت ا*ین کا Ã یہ رسا - محمدیؐ کی عالم گیری کی بھی کھلی ہوئیÔ کر* ہے اور اس کی داE حیثیت کو بھی۔

5 حظہ ہو۔ قرآن کے لئے مسلمانوں کا عقیدہ اور اللہ کا فرمان؟

* پ نچواں محاذ اس حریف اسلام نے رسا - محمدیؐ کے مقام ومنصب کی تنقیص اور کم قدری کا کھول رکھا ہے، جس کا مشہو*ر م ''انکار حدیث'' ہے۔ انکار حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کی L کی ای-* ر [حیثیت اور اہمیت تو ضرور ہے، 1 اسے کوئی تشریعی اور آ ی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ یہ نقطۂ Ã اللہ کے رسول کو جنہیں قرآن حکیم کی صرا # کے مطابق دین کا داعی، خلق : اکا ہادی اور اہل ایمان کا معلم مزکیّ بنا کر مبعوث کیاH تھا۔ اور جن کی اطا (کو: اکی اطا (قرار*یاH تھا، ای- عام پیغام رساں کے مرتبے پ* رلا* ہے۔ جس کے بعد آپؐ کی حیثیت صرف یہ رہ جاتی ہے کہ: اکی جو کتاب آپؐ پ* زل ہوئی تھی، اسے جوں کا توں اس کے بندوں -- پہنچا دیں۔ اور *یدہ سے *یدہ یہ کہ اس پ خود عمل کر کے دکھا بھی دیں۔ یہ Ã یہ منصب t ی سے بے خبری کی دلیل تو ہے ہی، خود قرآن سے بھی بے بہرہ ہونے کا ثبوت ہے۔ حالاè اسے قرآن کی حمایت ہی کے* م پ اX دکیاH ہے۔ یہ صرف یہی نہیں کر* کہ t ت محمدیؐ کے مقام کی بلندی کو پستی میں+ ل دیتا ہے بلکہ قرآن حکیم اور کتاب مبین کو بھی غیر حکیم اور غیر مبین ٹھہرا دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں دین اور شریعت کی ہیئت کچھ سے کچھ ہو رہتی ہے۔ اسÃ یہ کے مو. وں اور مبلغوں کو یہ سامنے کی حقیقت بھی دکھائی نہ دی کہ L کے آ ی اور تشریعی حیثیت کے انکار کے بعد وہ اسلام کے Cیدی فرائض کو کس طرح ادا کر سکیں گے؟ úز کن اوقات میں اور کتنی رکعتوں کی پڑھیں گے۔ اور ان رکعتوں میں . اور کیا پڑھیں گے۔ زکوٰۃ کا « ب کیا ہوگا۔ اور اس کی شرح کیا ہوگی، اور کن کن چیزوں میں وا. # الادا ہوگی؟ حج کے مراسم کی تفصیلات کیا ہونگی؟ وغیرہ ذالک۔

قرآن مجید میں انCیدی فرائض کے*. رے میں ضروری تفصیلات تو موجود نہیں ہیں، پھر وہ اس غرض کے لئے کس طرف رجوع کریں گے؟ اور . # عبادت کا یہ حال ہے تو+ گی کے وسیع معا5ت میں حق و صواب کی روش معلوم کر h کا کوئی سوال ہی کہاں*. قی رہ جا* ہے۔ 1 آدمی کے ذہن پ جاہلیت کا سایہ پڑ جائے تو اسے بھنگے پن سے : اکے سوا کون بچا سکتا ہے؟

ماخوذ معرکہ اسلام اور جاہلیت، مولا* صدر الدین اصلاحی، ص ۱۲۷/۱۲۸

مضمون*. لا میں موصوف نے L کی آ ی اور تشریعی حیثیت کو حتمی اور یقینی قرار *یا ہے کہ اس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ گو*یا وہ متفق علیہ ہے، 1 مرحوم مولا* مودودی صا # اپنی کتاب '' L کی آ ی حیثیت'' کے صفحہ نمبر ۴۵، ۵۰ اور ۶۱ پ کیا درج کرتے ہیں، 5 حظہ ہو،

''یہ *. ت ای- ایسے فاضل قانون داں سے، جیسے کہ محترم مکتوب نگار ہیں، مخفی نہیں رہ سکتی کہ قرآن کے کسی حکم کی مختلف ممکن تعبیرات میں سے جس شخص، ادارے *یا عدا - نے تفسیر وتعبیر کے معروف علمی طر j استعمال کرنے کے بعد*. لآ جس تعبیر کو حکم کا اصل منشا قرار *یا ہو، اس کے علم اور دا ہ کار کی حد- وہی حکم : اہے۔ اگرچہ یہ دعوی نہیں کیا جا سکتا کہ حقیقت میں بھی وہی حکم : اہے*. لکل اسی طرح L کی تحقیق کے علمی ذرائع استعمال کر کے کسی مسئلے میں جو L بھی ای- فقیہ*یا لیجسلیٹر عدا - کے دی-* $. ہو جائے وہی اس کے لئے حکم رسول ہے۔ اگرچہ قطعی طور پ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہی حکم رسول ہے۔ ان دونوں صورتوں میں یہ امر تو ضرور مختلف فیہ رہتا ہے کہ میرے دی- :*یرسول کا حکم کیا ہے اور آپ کے دی- کیا۔

اس تحریمیں حکم : ا اور حکم رسول دونوں مشکوک ہو گئے۔ پھر L کی آ ی اور تشریعی حیثیت کیسے یقینی ہو سکتی ہے؟ جبکہ قرآن کہتا ہے ''سورۃK ء (۴) آیت$ ۸۲- کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہو* تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف* پ تے۔''

یہ رہا اللہ کا دعویٰ کہ قرآن میں شک وشبہ اور اختلاف نہیں ہیں۔ لیکن او پ مولا* کا دعویٰ جس میں شک اور شبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کیا مولا* کا دعویٰ در - ہے؟ ہرگز نہیں! اس لئے دونوں*. تیں قابل غور ہیں کہ اس امر میں حقیقت کیا ہے؟

Ã یہ*. لا کے جواب میں وہÃ یہ بھی پیش : مت ہے جس کی طرف مولا* نے اپنی*. لا تصنیف میں طنز کیا ہے۔ اور بعد میں ان دونوںÃ*یت کے*. رے میں قرآن کی روشنی میں لکھا جائے گا کہ حق پ کون ہے*یا دونوں* حق پ ہیں کیوè دونوںÃ*یت مختلف ہیں اور حق مختلف نہیں ہو سکتا۔

اس زمانہ میں ای- اور* مسلک وجود میں*یا ہے، جو اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے۔ اس کے*. رے میں بھی کچھ گفتگو کر لی جائے جس کو تحریمیں. لا میں G حدیث$ *کا م*یاH ہے* ہم دونوں کاÃ یہ کسی مقام پ جا کر کسی حد- مطابقت کر* Ã* ہے۔ اور دونوں ای- ہی مقام پ کھڑےÃ آتے ہیں کچھ فرق کے ساتھ۔ جس فرقے نے یہ کہا ہے کہ مسجد والی úز قرآن سے* $. نہیں اور تحریمیں. لا میں کہاH ہے کہ رائج الوقت úز کی تفصیل قرآن میں درج

نہیں ۔ # یہ عقیدہ در ست مان لیا جائے تو فریق ثانی نے صلوٰۃ مسجد کا ہی انکار کر دیا ۔اور کسی حد تک ان کا انکار درست بھی ہوسکتا ہے کیونکہ فریق اول نے قرآن میں صلوٰۃ کی تفصیل کا انکار کر دیا ہے۔اور اس لئے ان کا یہ کہنا بھی قابل غور ہے کہ مسجد میں صلوٰۃ پڑھنا غلط ہے ۔ # اس کی تفصیل قرآن میں نہیں ہے۔جبکہ فریق ثانی کا قول ہے کہ نماز کا مطلب صرف اور صرف فرائض منصبی ہے۔اس بارے میں میرے پاس ایک کتاب آئی ہے، جس کے مصنف جناب محمد قاسم نوری ہیں۔اور یہی عقیدہ قمر الزماں صاحب کا بھی ہے۔اور دونوں پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔اس عقیدے کے ماننے والے ہندوستان میں بھی پائے جاتے ہیں۔کتاب کا نام ہے ''قرآنی صلوٰۃ''۔اس کتاب کے صفحہ ۳ پر یہ درج ہے''د* کا کوئی ثبوت نہیں کرسکتا کہ محمدؐ رسول اللہ نے کونسی نماز پڑھی؟'' (گویا نبیؐ نے کوئی نماز پڑھی ہی نہیں ۔ا ذ)۔ص ٦ ''لہٰذا اگر آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن ضابطۂ حیات ہے تو نماز کا کوئی نام ہے جسے اللہ فرض کرنا چاہتا ہے، تو اس نام میں ضابطے ہونگے ، قانون ہوگا، فوج ہوگی، عدلیہ ہوگی اور ہزاروں دیگر ایجنسیاں ہونگی، یہ کوئی پڑھنے پڑھانے والی چیز نہیں ہوگی۔لہٰذا نماز رکعتوں والی نماز نہیں ہوسکتی۔قرآن ایک مفصل کتاب ہے۔ہدایت اور رحمت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے اس میں کوئی بات ادھوری نہیں چھوڑی ۔ جو حکم دیا ہے اس کی بات کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

سورۃ النحل (١٦) آیت ۸۹۔و نـزلـنـا عليك الكتاب تبيا نـاً لِكُلّ شي ءٍ ۔اور ہم جو کتاب تجھ پر نازل فرمارہے ہیں اس میں ہر چیز کا بیان وضاحت سے کیا گیا ہے۔

موصوف نے یہ آیت لکھی جس میں ہر چیز وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔افسوس صد افسوس مصنف قاسم نوری کو نماز صلوٰۃ کی تفصیل نہیں مل سکی جیسے دوسرے مسلمانوں نے بھی کہا ہے۔دوسروں نے نماز کی تفصیل حدیث سے لی ہے۔ حدیث کی جو بقول ان کے غیر یقینی ہے، جیسا اوپر درج کیا گیا ہے۔موصوف نے نہ تو حدیث کو دیکھا اور نہ قرآن کو۔موصوف مزید قرآن کی ایک آیت کو لکھتے ہیں اور پھر دعویٰ کرتے ہیں، آیت درج ہے:

سورۃ طارق (٨٦) آیت ۱۳:۱۴۔اِنه لقول فصل –وماهو بالهزل ۔قرآن ایک فیصلہ کن حقیقت ہے یونہی مذاق نہیں ہے۔

اس آیت کو پڑھنے اور لکھنے کے بعد بھی قاسم نوری صاحب مزید لکھتے ہیں۔اتنے بڑے اور عظیم دعووں کے بعد۔۔اب یہ دیکھئے کہ قرآن کی جس اصطلاح کا ترجمہ رکعتوں والی نماز کیا گیا ہے، سارے قرآن کریم میں نہ تو کہیں اس کا نام ہے نہ تفصیل ہے، نہ وضاحت ہے، نہ بیان ہے، نہ اذان ہے، نہ تکبیر ہے، نہ وقت ہے، نہ رکعتیں ہیں، نہ تعداد ہے، نہ طریقہ ہیں، نہ ایٹی کیٹس ہیں، نہ یہ کہ کس رکعت میں کیا پڑھیں کتنے رکوع کریں، کتنے سجدے کریں، ہاتھ باندھیں کہ چھوڑیں، سلام پھیریں، قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کی حالت میں کیا پڑھیں کیا کریں؟ کچھ بھی تو کہیں

نہیں ملتا اور رب کے دعوے ہیں کہ قدم قدم پر آتے ہیں، کہ قرآن کی ہر آیت محکم ہے مفصل ہے واضح ہے۔ یہ ہر بات کو وضاحت سے بیان کرنے والی کتاب ہے۔ہم جو حکم دیتے ہیں وہ نہایت وضاحت سے بیان کرتے ہیں، ہم نے اس کتاب میں کسی بات کو ادھورا نہیں چھوڑا وغیرہ'' (لیکن موصوف کو صلوٰۃ کی تفصیل نہیں آتی)

''عزیز ان محترم! نماز کو دین کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے، یہ کیسا دین ہے اور یہ کیسی بنیاد ہے کہ اس کی ادنیٰ سی تفصیل بھی ہمیں قرآن میں نہیں ملتی؟ کہا گیا ہے ''ان الـذى فـرض عليكم القرآن (٨٥،٢٨)'' فرض صرف قرآن ہے'' بے شک جس (اس) نے تیرے لئے قرآن فرض کیا ہے''

اس کے علاوہ کسی اور سے مدد نہیں لینی، اب یہ تضاد کیسے دور کریں؟ قرآن پر عمل کس طرح کریں؟ آپ کہتے ہیں، صلوٰۃ دین کی بنیاد ہے، الصلوٰۃ کا ترجمہ آپ نے کر دیا نماز!

قرآن کریم نماز کے بارے میں رہنمائی نہیں کرتا ۔ رہنمائی کیسی مکمل خاموشی اختیار کرتا ہے، اوپر سے بار بار اور جگہ جگہ حکم دیا جاتا ہے کہ نماز قائم کرو ص ١٠''صلوٰۃ قائم کرو''۔اب اگر صلوٰۃ کی تفسیر و تعبیر قرآن میں نہ ملے تو خود رب کریم کی اپنی ذات مشکوک ہو جاتی ہے۔ بلکہ اللہ، رسول، قرآن تینوں مشکوک ٹھہرتے ہیں۔ بلکہ معاف کر دیجئے باطل ٹھہرتے ہیں۔تینوں کا کذب واقع ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ نے لایعنی نامکمل اور ادھورا حکم دیا اور عمل نہ کرنے پر ہماری گرفت بھی کرے گا۔ یہ بات عدل وانصاف کے خلاف ہے!! پھر یہ قرآن میں درج ہے اور اس اعتبار سے قرآن بھی لایعنی بات بتانے والی کتاب بن جاتی ہے۔ پھر یہ حکم اور کتاب جس نبی نے دنیا کے سامنے پیش کی وہ بھی صادق اور سچا نہیں رہتا کہ بات سیانوں والی پیش نہیں کرتا۔

عزیز ان محترم! اس کے بعد ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ یا تو یہ تسلیم کر لیجئے کہ اللہ، رسول اور قرآن تینوں معاذ اللہ باطل ہیں یا یہ مان لیجئے کہ صلوٰۃ کا مطلب نماز نہیں ہے۔''

نوٹ:۔اللہ، رسول اور قرآن باطل نہیں ہیں اور الصلوٰۃ ہی نماز ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے، اس کا علاج کراؤ ورنہ انجام آپ کا ہوگا اللہ رحم کرے۔

صفحہ ١١ ''آج الصلوٰۃ کو نماز کہا جاتا ہے اور نماز وحی کردہ نازل کردہ نہیں ہے، یہ تحفہ معراج ہے، معراج میں ملی تھی، وحی ہوتی تو قرآن میں ہوتی، اور تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی تفصیل ''وحی خفی'' کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے رسول محترم کو بتائی۔وحی خفی کو وحی غیر متلو بھی کہا جاتا ہے، یعنی ایسی وحی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی، پیروی نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ وحی خفی ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ اس کی تلاوت کی جائے، اس کی خبر کسی کو ہو، اس کا علم کسی کو ہو۔

تو سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اللہ جس بات کو خفی رکھنا چاہتا تھا اس کا رسول کیسا اطاعت گزار تھا کہ اس نے

اس* بت کو عام کر ڈ*یا خفی نہ رکھا۔آج وحی خفی کو امت مسلمہ کا بچہ بچہ جا{ ہے اور پڑھتا ہے۔اب یہ وحی خفی کہاں ہے، وحی غیر متلو کہاں ہے؟ ا یـ ارب سے ز*یدہ مسلمانوں میں رائج ہے، پڑھی جاتی ہے، پڑھائی جاتی ہے اور د* کے ہر حصہ میں سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ جو وحی خفی تھی آج وحی جلی بن چکی ہے۔اور جو وحی جلی تھی وہ غیر متلو ہو گئی ہے، وہ وحی خفی بن گئی اور پوشیدہ ہو گئی۔''

اس کتابچہ کے صفحہ ۴ سے صفحہ ٦ -- جناب قاسم نوری صا # کی کتاب ''قرآنی صلوٰۃ'' کے اقتباسات لکھے گئے جن سے یہی مترشح ہو* ہے کہ مسجد والی صلوٰۃ کا ثبوت قرآن میں نہیں ملتا۔Ú ز کا کوئی بھی حصہ قرآن میں نہیں ہے اور نہ ہی کوئی یہ* $. کر سکتا ہے کہ نبیؐ نے کو´ Ú ز (صلوٰۃ) پڑھی ہے، اس لئے مسجد میں پڑھی جانے والی Ú ز *بطل ہے۔صلوٰۃ کا مطلب قرآن سے یہ* $. ہو* ہے کہ آدمی اپنے فرائض منصبی ادا کرے۔کم و بیش یہی عقیدہ جناب قمر الزماں صا # (*پ کستانی) کا بھی ہے انہوں نے بھی اپنی کتاب میں مسجد والی صلوٰۃ کا انکار کیا ہے۔اس انکار سے کافی آدمیوں نے صلوٰۃ پنجگانہ کی *پ بندی سے اپنے کو الگ کر لیا ہے۔اس عمل کا میں نے خود بھی مشاہدہ کیا میں کافی د -- ایسے آدمیوں کے ساتھ رہا لیکن ان آدمیوں کو میں نے Ú ز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہو سکتا ہے انہوں نے چھپ کر Ú ز پڑھ لی ہو۔۲۸/نومبر ۲۰۱۰ء کو میرے *پ س دو آدمی اس عقیدے کے آئے اور انہوں نے مجھے بھی اپنے عقیدے کا *پ بند کر* چاہا میں نے ان کو قرآن کی متعدد *یت سے قائل کر* چاہا کہ قرآن میں صلوٰۃ مسجد کہ یہ تفصیل ہے 1 انہوں نے نہیں *ا اور اپنے عقیدے کو صحیح بتاتے رہے اور چلے گئے۔ان میں سے ایـ آدمی کافی دنوں سے مجھ سے ملتا رہا اور دھوکا دیتا رہا اس 5 قات میں اس کا عقیدہ سامنے *یـ۔

یہ ہے اس .+ فرقے کا عقیدہ یعنی صلوٰۃ مسجد سے انکار* ہم دوسرے مسلمان مسجد والی صلوٰۃ کا تو اقرار کرتے ہیں لیکن اس قول کے ساتھ کہ Ú ز کا قرآن میں صرف حکم ہے۔اس لفظ کے ساتھ کہ اقم الصلوٰۃ، لیکن قرآن میں تفصیل نہیں ہے۔تفصیل وحی خفی میں ہے، گو*یا صلوٰۃ وحی خفی سے ماخوذ ہے۔کیا انہوں نے بھی قرآن کو نہیں دیکھا؟ قرآن میں Ú ز کی تفصیل ہے اور پڑھنے، قائم کرنے کا حکم بھی ہے، لیکن جو Ú ز رائج الوقت ہے اس کے ز*یدہ حصہ کا ثبوت قرآن میں نہیں ہے۔قرآن میں وہ صلوٰۃ ہے جس کو اللہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ *زل کیا ہے، جو اللہ کو مطلوب ہے، جس کو ادا کرنے پر اللہ کے Åامات ملتے ہیں نوازشیں ہوتی ہیں (درود ین) ملتی ہیں حکومت ملتی ہے خوف دور ہو کر امن ملتا ہے (۲۴:۵۵) اور محمدؐ نے بھی وہی صلوٰۃ ادا کی۔کیوں نہ کرتے۔محمدؐ کی بعثت ہی اس غرض کے لئے تھی کہ آپ قرآن پر عمل کریں اور امت کو یہی قرآن بتا N، اور صلوٰۃ کی تفصیل قرآن میں ہے۔اس لئے قرآن سے ا اف کا سوال ہی پیدا نہیں ہو* *ہم رائج الوقت صلوٰۃ قرآن سے مختلف ہے۔اس لئے محمدؐ نے یہ صلوٰۃ نہیں پڑھی قرآنی صلوٰۃ پڑھی ہے۔نبیؐ کو کیا حکم ہے، 5 حظہ ہو،

سورۃ الکہف ۱۸ آ$ ۲۷۔اور آپؐ اپنے رب کی کتاب جو آپؐ کے *پ س بھیجی جاتی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کو پڑھتے رہا کرو۔اس کی *بتوں کو کوئی +ب لنے والا نہیں ہے (اور اگر مشرکوں کے کہنے سے کسی نے اس کو +ب لنے کا ارادہ کیا تو) ہر گز اس کے سوا کہیں پناہ بھی نہیں *پ ئے گا۔

سورۃ ما+ ہ ۵ آ$ ٦۷۔اے رسولؐ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے *زل کیا جا رہا ہے وہ لوگوں -- پہنچا دو۔اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو اس کی رسا -- کا حق ادا نہ کیا اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔یقین رکھو کہ اس کا قانون کافروں کو کامیابی کی راہ ہر گز نہ دکھائے گا۔

سورہ بقرہ ۲ آ$ ۲۸۵۔رسولؐ اس ہدا$ پر ایمان لا*یا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر *زل ہوئی ہے۔اور مومن بھی جو رسول کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدا$ کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔یہ . اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اسکے رسولوں کو ما... ہیں، اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایـ دوسرے سے الگ نہیں کرتے یعنی فرق نہیں کرتے ہم نے سنا اور اطا (کی مالک ہم تجھ سے خطا بخشی کے طا . ہیں، اور د* اور آ ت میں تیرے قانون کی طرف کو لوٹ کر جا* ہے۔

سورہ آل عمران ۳ آ$ ۷۹۔کسی بشر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم (قانون) و t ت » کرے پھر وہ لوگوں کو یہ کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (یعنی میرا حکم مانو) بلکہ اس کے لئے لائق ہے کہ وہ یہ کہے کہ لوگو! رب والے بنو، اس لئے کہ تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرتے ہو اور اسی کتاب کا درس دیتے ہو۔

سورہ اÅم ٦ آ$ ۵۰۔کہد و کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے *پ س اللہ کے ´ انے ہیں اور نہ میں غیب جا{ ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھ پر اللہ کی طرف سے آ* ہے، کہد و بھلا# ھا اور آ ç والا. ا. ہو سکتا ہے؟ تو پھر غور نہیں کرتے۔

آ$ ۱۰٦۔تمہارے رب کی طرف سے تم پر جو احکام *زل کئے جاتے ہیں ان کی پیروی کرو کون کہتا ہے اللہ نہیں ہے یقیناً وہ ہے! اور مشرکوں سے کنارہ کر لو۔

سورہ الاعراف ۷ آ$ ۲۔یہ کتاب جو تم پر *زل ہو رہی ہے اس سے تمہارے دل میں کوئی جھجک نہ ہو (یہ *زل) اس لئے ہوئی ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے (لوگوں کو) ڈر سناؤ اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

آ$ ۳۔لوگو! جو کتاب تمہارے لئے تمہارے رب کے یہاں سے *زل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو، اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو، 1 تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

آ$ ۲۰۳۔۔۔۔۔۔کہد و میں تو اس حکم کی پیروی کر* ہوں جو میرے رب کی طرف سے میرے *پ س آ*

ہے۔

سورۃ یونس۱۰ آ$ ۱۰۹۔ اور (اے رسول) تمہیں وحی کے ذریعہ جو حکم *ـ جارہا ہے اس کی پیروی کرو اور تکلیفوں کا ہمت کے ساتھ مقابلہ کرو۔

محمدؐ پر کیا* زل ہوا؟

سورۃ الاÅم ۶ آ$ ۱۹۔ پوچھو کو َ چیز ڑی یعنی اہم ہے شہادت کے لحاظ سے؟ کہہ کہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان اور میری طرف یہ قرآن (ھذ القرآن) وحی کیا H! ہے* کہ اس کے ذریعہ میں تمہیں اور جس شخص- یہ پہنچ سکے، آ گاہ کردوں۔۔۔۔

سورۃ قصص ۲۸ آ$ ۵۸۔ ان الذی فرض علیک القرآن ۔ بے شک جس نے آپؐ پر قرآن فرض کیا ہے۔۔۔۔

یت لا سے یہ وضا # ہوگئی کہ محمدؐ وحی الٰہی کی پیروی کرتے تھے اور محمدؐ پر یہ قرآن ہی وحی کے ذریعہ * زل ہوا، اس لئے یہ قرآن ہی وحی ہے اور اس کی پیروی ہی محمدؐ اور امت محمدؐ پر فرض ہے۔ اگر اس کے خلاف محمدؐ عمل کرتے تو اس کے لئے کیا ہے دیکھا جائے۔

سورہ الحاقہ ۶۹ آ$ ۴۴۔ اگر یہ (رسولؐ) ہمارے* رے میں اپنی طرف سے کوئی* ت گھڑ کرلا* ۔۔۔۔

آ$ ۴۵۔ تو ہم اس کو داہنے ہاتھ یعنی پوری قوت سے پکڑ e ۔۔۔۔

آ$ ۴۶۔ پھر ان کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔۔۔۔

آ$ ۴۷۔ پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہو* ۔۔۔۔

آ$ ۴۸۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن پر ہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔

یہ رہا محمدؐ کے لئے اللہ کا حکم! اگر محمدؐ قرآن کی خلاف ورزی کرتے تو ان کے ساتھ کیا معاملہ ہو* ، اس لئے محمدؐ نے قرآن میں درج احکام کی پیروی کی ہر امر اور ہر مقام پر اور اس کو اپنے عمل اور * ن سے بتا* ۔ اس لئے ہمارا یہ پختہ یقین ہو* چاہئے کہ قرآن میں صلوٰۃ کی جو تفصیل درج ہے محمدؐ نے اس کے مطابق ہی Ú زادا کی اور بتا* ، اور جو* ت قرآن میں درج نہیں ہے اور اس کا کر* ضروری سمجھا تھا، اس کو محمدؐ نے حکم الٰہی کے مطابق شوریٰ میں طے کیا۔ جیسے قرآن میں اذان کا ذکر تو ہے جس کو اللہ کا حکم ہی * جائے گا لیکن الفاظ نہیں ملتے (حالا è الفاظ بھی اشارتاً ہیں لیکن غور کر* پڑے گا)۔ اس لئے اذان کے الفاظ کو قرآن کی روشنی میں شوریٰ میں طے کیا H! اور وہ رائج ہیں۔

* ہم قرآن میں درج احکام کے خلاف شوریٰ میں بھی تبد~ نہیں ہوسکتی۔ شوریٰ میں وہ معاملے زیرِ غور آ N گے جن کو اللہ نے قرآن میں * زل نہیں کیا اس وجہ سے کہ وہ ایسے مسائل ہوں گے جو وقت کے ساتھ تبدیل

ہوتے رہیں گے اور ان کے + لاؤ سے قرآنی احکام پر کوئی غلط ! نہیں پڑے گا۔ یہ ہے حقیقت اور امت کو بھی یہی طر i اختیار کر* ہے جو رسول ہے۔

قرآن میں صلوٰۃ کی جو تفصیل درج ہے، جس پر محمدؐ نے عمل کیا وہ لکھی جائے گی۔ جس تفصیل کا انکار کیا جارہا ہے۔ اللہ رحم کرے، ہر مکتبہ فکر والے اس لکھے کو غور سے دیکھیں اور پھر قرآن سے 5 لیں اگر قرآن میں یہ تفصیل درج ہو تو اپنی صلوٰۃ کو اس کے مطابق کرلیں اور ضد کو چھوڑ دیں۔ اگر یہ لکھا قرآن سے نہیں ملے اور غلط ہو تو میری بھی غلط فہمی کو دور کردیں۔ اگر اپنی ضد پر ہی قائم رہتے ہوئے رائج عمل پر ہی جمے رہے تو اس کے لئے قرآن میں یہ کہا H! ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے HL ہوں کی وجہ سے* لے لگ گئے ہیں، وہ حقیقت کو تسلیم نہیں کررہے ہیں یہی حکم صادق * ہے۔

صلوٰۃ القرآن کی تفصیل لکھنے سے پہلے تھوڑی اور گفتگو کرلی جائے جو قابل غور اور قابل فہم ہے۔ سورۃ آل عمران ۳ آ$ ۱۳۹۔ ولا تھنو ولا تحز نو وانتم الاعلون۔ لفظ ''تھنو'' قابل غور ہے، اس لفظ پر ہم غور نہیں کرتے اس کے معنی بہت ہی وسیع ہیں۔ یعنی کسی قسم کی بھی کمزوری نہیں ہونی چاہئے۔ نہ جسمانی کمزوری اس میں مادی اسباب بھی شامل ہیں اور نہ ہی عقل و فکر اور علم و بصیرت کی کمزوری، کیوں کہ قرآن نے قیادت کے لئے جسمانی، علمی، عقلی اور بصیرت کی صلاحیتوں کو ضروری قرار * ہے۔ جیسے سورۃ بقرہ ۲ آ$ ۲۴۷ میں * لوت کو* دشاہ مقرر کرنے میں حقیقت سامنے آتی ہے۔ اور نہ ہی سیرت اور کردار میں کسی قسم کی کمزوری ہو۔ اس طرح، ایمان کا تقاضہ یہ ہوگا کہ انتم الاعلون۔ تم سے بلند ہوجاؤ گے۔ اس وضا # کے بعد عربی عبارت کا مفہوم درج ذیل ہے،

اور ایمان کے دعوے داروں! ہر کام کو اس کے وقت پر کیا کرو (قانون الٰہی کے مطابق اس میں) اور نہ تم سستی اور نہ کسی کام میں غفلت کر* ، اور نہ (ان سستی اور غفلت کے + لے، اگر کبھی ہوجائے) اس کا غم نہ کھا* کرو، تم ہی غا رہو گے * درکھو۔ # تم کو فتح و کامرانی سے سامان ز a کی فراوانی حاصل ہو تو اس سے تمہارے # ر سستی اور کسلمندی پیدا نہ ہوجائے اور اتفاقاً کبھی ایسا ہوجائے تو غم زدہ نہ ہوجاؤ بلکہ پھر ہمت سے اٹھو، و جہد کرو، کیو è مومن کا کام اللہ کی راہ میں و جہد کر* ہے۔

یہ آ$ کا مفہوم یعنی مسلم غا رہے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ 1 آج مسلم قوم کہیں کسی جگہ بھی غا نہیں۔ میں نے خشکی میں تلاش کیا، اجالے میں دیکھا، # ھیرے میں روشنی کرکے دیکھا ہر جگہ* کامی ہاتھ لگی پھر سمندر میں جال ڈال کر تلاش کیا، کچھ نہ 5، ریگستان میں بھی چھلنی سے چھان کر دیکھا 1* کامی، آ ایسا کیوں؟ کیا اللہ کا وعدہ جھو* ہے ؟ ہر اگر نہیں، اللہ کا وعدہ جھو* نہیں ہوسکتا۔ اس وعدہ کو سچا ہوتے ہوئے د* نے دیکھا اور آج بھی ہوسکتا ہے۔ 1 وعدہ

شرط کے ساتھ ہے یعنی ''ان کنتم مومنین'' اگر تم مومن ہو۔ حقیقت سامنے یہ آئی کہ یہ وعدہ مومن کے ساتھ ہے مومن ہوتا* ہے مومن اس وقت ہوتا* ہے . # اللہ کا ہر حکم بلا چوں و چرا کے مان لیا جائے $ غلبہ ملے گا حکومت ملے گی۔ اور اللہ کا حکم قرآن میں درج ہے۔ لیکن آج قوم نے قرآن میں درج احکام کو پس پشت ڈال دیا* ہے۔ اس لئے غالب نہیں مغلوب ہے۔ ہاں قرآن کو ضرور سر پر اٹھا رکھا ہے، اور ہر عالم* کم پڑھا لکھا بھی . #* بات کرتا* ہے تو وہ یہی کہتا ہے کہ بھائیو! قرآن و سنت پر عمل کرو یہی ہمارے لئے ضروری ہے۔ اتنا کہہ دینے پر ہی وہ تقریر کرنے والا واعظ فرض کر8 ہے کہ میں نے قرآن پر مکمل عمل کر لیا ہے، اللہ میری مدد ضرور کرے گا 1 مدد نہیں ہو رہی۔ ہر آنے والی گھڑی میں مسلمانوں کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اس خراب حالت سے بچنے کے لئے اللہ کیا کہتا ہے جس سے غالب ہوں پیش : مت ہے۔

سورۃ الزّمر ۳۹ آیت $ ۵۵۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو، اس نہایت $ اچھی کتاب کی جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے* نازل ہوئی ہے، پیروی کرو۔

آیت $ ۵۶۔ کہ (اس وقت) کوئی Ñ کہنے لگے کہ اس کوتاہی* پر افسوس ہے جو میں نے اللہ کے قانون کی پیروی کے* بارے میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا* رہا۔

اس تحریر* کتابچہ سے میں یہی* $. کرنا* چاہتا ہوں کہ ہمارا عمل قرآن پر کتنا ہے؟ اللہ میری مدد کرے۔

قرآن کی متعدد آیات* میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے (اقیمو الصلوٰۃ) اس حکم کو پورا کرنے والا ضرور فائدے میں رہتا ہے اور غالب ہی رہے گا جیسا اللہ کا وعدہ ہے۔ اب دیکھا جائے قرآن میں صلوٰۃ کی تفصیل اور طریقہ کیا ہے؟ اور لفظ صلوٰۃ کن کن معنیٰ میں مستعمل ہے۔ قرآن میں جو تفصیل درج ہے اس کے خلاف پڑھنے اور g میں یہ* ہے کہ قرآن میں صلوٰۃ کا طریقہ اور تفصیل نہیں ہے صرف حکم ہے، طریقہ اور تفصیل احادیث $ میں یعنی سنت رسول میں ہے۔ جو دعویٰ پیش کیا H ہے تفصیل کے* بارے میں اس کو قرآن سے معلوم کر لیا جائے۔ قرآن میں صلوٰۃ کی تفصیل ہے* یا نہیں۔ صلوٰۃ (نماز) انسان کے لئے کیوں ضروری ہے اس لئے کہ یہ اللہ کا حکم ہے (اقیمو الصلوٰۃ) اور حکم کی تعمیل $ ہی ہو سکتی ہے . # اس حکم کے* بارے میں مفصل بیان ہو، وضاحت # ہو* مکمل بیان سے تعمیل نہیں ہو سکتی۔

سورۃ الانعام ۶ آیت $ ۱۱۴۔ کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور منصف تلاش کروں حالانکہ اس نے اپنی کتاب پوری تفصیل کے ساتھ تمہاری طرف* نازل کر دی۔۔۔۔

آیت $ ۱۵۴۔ پھر ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی* کہ ان لوگوں پر جو نیک ہیں نعمت پوری کر دیں اور ہر چیز کا بیان ہے اور ہدایت $ اور رحمت* کہ لوگ اپنے رب کے روبرو حاضر ہونے کا یقین کریں۔

سورۃ الاعراف ۷ آیت $ ۱۷۴۔ اور اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں* کہ وہ لوگ سمجھیں اور فرمانبرداری کریں۔

سورۃ یوسف ۱۲ آیت $ ۱۱۱۔ ان کے قصے میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے یہ (قرآن) ایسی* بات نہیں ہے جو بنائی گئی ہو۔ بلکہ جو (کتابیں) اس سے پہلے ہیں حفاظت کے درمیان ان کی تصدیق کرنے والا ہے، اور ہر ضروری چیز کی تفصیل کرنے والا اور مومنوں کے لئے ہدایت $ اور رحمت ہے۔

سورۃ الحجر ۱۵ آیت $ ۱۔ اے محمدؐ یہ وہ آیتیں ہیں اس اللہ کی کتاب کی جو قرآن روشن ہے۔

یہ ہے تفصیل کے* بارے میں قرآن کا بیان یعنی اللہ نے اس قرآن میں ہر اس چیز کی تفصیل بیان کر دی ہے جس کی تعمیل کرنا* ضروری ہے، اور اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں جس سے انسانوں کو کوئی دھوکا نہ رہے۔ . # ایسا ہے تو صلوٰۃ (نماز) کی تفصیل قرآن میں کیوں نہیں؟ تفصیل ہے* یا نہیں یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا پہلے یہ دیکھیں کہ نماز کی ضرورت انسان کے لئے کیوں ہے؟

سورۃ العنکبوت ۲۹ آیت $ ۴۵۔ (اے محمدؐ) تلاوت اور پیروی کرو اس وحی کی جو تمہاری طرف الکتاب سے بھیجی گئی ہے، اور نماز قائم (اقیمو الصلوٰۃ) کرو یقیناً نماز (صلوٰۃ) اللہ کا ذکر ہے، بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کا ذکر نماز بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا { ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ یہ ہے صلوٰۃ کا کام یعنی انسان کو بے حیائی اور برے کاموں سے روک کر نیک بناتی ہے۔ 1 یہ $ ہو گا . # انسان اللہ کی بتائی ہوئی صلوٰۃ ادا کرے۔

مسجد والی صلوٰۃ کا مقام انسانی زندگی میں کیا ہے؟ غور و فکر کے لئے پیش ہے۔ جس طرح انسانی زندگی کو قائم رکھنے p اور توانائی حاصل کرنے کے لئے کھانا* پینا ضروری ہے اگر کھانا نہ کھایا جائے گا تو زندگی ختم ہو جائے گی* جیسے موبائل کو اگر ریچارج نہ کیا جائے تو کام نہیں کرے گا۔ ریچارج کرنے پر ہی موبائل کام کرتا* ہے۔ ایسے ہی مسجد والی صلوٰۃ آدمی کو ریچارج کرتی ہے تحریک دیتی ہے کہ نیک کام کرو فرض منصبی پورا کرو جیسا صلوٰۃ چاہتی ہے اگر صحیح عمل کیا تو ریچارج ہوا اگر غلط کیا تو نماز میں o کی حالت میں تھا یعنی صلوٰۃ سے بے خبر تھا، اگر خبردار ہوتا* تو مسجد سے* باہر آ کر غلط کام نہ کرتا*، 1 آدمی مسجد سے* باہر آ کر شریعت سے آزاد ہو جاتا* ہے اور من مانی کرتا* ہے جو اللہ کے حکم کے خلاف ہے۔

پہلے یہ دیکھا جائے کہ رائج الوقت نماز قرآن سے کتنی مطابقت کرتی ہے؟ اور نبیؐ کا فرمان کیا ہے؟ بخاری شریف میں حدیث $ ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا*:۔

''صَلُّوْ اکَمارَ اَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ'' ۔یعنی نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے فرمان کے مطابق ہماری نماز کس حد تک ملتی ہے۔

وضو، اذان اور تکبیر کے بعدںُا ز رائج الوقت میں کیا پڑھا جا‡ ہے 5 حظہ ہو اور اس پہ حد$ رسول اور قرآن کی روشنی میں ہم خود ہی غور کر لیں۔

(۱) ثنا یعنی سبحان۔ سبحانك اللھم و بحمدك و تبارك اسمك و تعالیٰ جد ك و لا الہ غیرك ۔ اے اللہ ہم تیری پ کی بیان کرتے ہیں تو پ ک ہے اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیر ا م . والا ہے اور تیری شان او œ ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں (‡ مذی ابن ' یمہ)

(۲) اللھم باعد بینی و بین خطا یائی کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطا یا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطا یائی بالماء و الثلج و البرد (بخاری ومسلم) ‡ جمہ: -اے اللہ میرے اور میر H ہوں کے درمیان دوری ڈال جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی ہے اے اللہ مجھے H ہوں سے صاف کر جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جا‡ ہے۔ اے اللہ میر H ہ ,, ف اور اولے کے ساتھ دھو دے۔

یہ رہے دو سبحان ان کا قرآن میں کہیں وجود نہیں ہے۔ اور کیا, ف اور اولے سے کپڑے کی طرح H ہ دھلتے ہیں۔ کپڑے پ نی سے دھلتے ہیں, ف اور اولے سے نہیں۔ # ,, ف اور او پ نی ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ان کو * نی کہا جائے گا, ف اور اولا نہیں۔ کیا محمد کو اتنا بھی علم نہ تھا؟ (أ ذ) کہ کپڑے پ نی سے دھلتے ہیں H * پ نی سے نہیں ,غور کرتے چلیں۔

ثنا کے بعد الحمد پڑھا جا‡ ہے، اور الحمد کے بعد قرآن ۔ قرآن سے $ ہے۔ لیکن کیسے پڑھا جا‡ ہے، وہ ہر آدمی جا { ہے۔ اس کے بعد رکوع اور سجدہ کیا جا‡ ہے۔ سجدہ اور رکوع کی تسبیح بھی مختلف ہیں۔ سجدے کے بعد تشہد پڑھا جا‡ ہے۔ تشہد: - التحیات للّٰہ و الصلوۃ و الطیبات السلام علیك ایھا النبی و رحمۃ اللہ و براکاتہٗ السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصلحین،الشھد ان لا الہ ا لا اللہ و الشھد ان محمد اً عبدہٗ و رسولہٗ ۔(بخاری ومسلم) ‡ جمہ: - ن ن و مال کی ساری عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پہ سلام اور اللہ کی رحمت و ہو، اور سلامتی ہو ہم پہ، اور اللہ کے تمام نیک بندوں پہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے نبدے اور رسول ہیں۔

بخاری و مسلم میں اور بھی کئی تشہد درج ہیں، جن کی تعداد دس سے زیادہ ہے۔ یہ تشہد قرآن میں درج نہیں ہیں۔ حد$ کے مطابق کہا جا‡ ہے کہ جس طرح نبیؐ نے ںُا ز پڑھی اسی طرح ہم بھی پڑھتے ہیں۔ گو نبیؐ نے یہی تشہد اور درود پڑھا۔ اگر یہی پڑھا تو کئی اور سوال پیدا ہوتے ہیں، جو ذیل میں درج ہیں، اگر ان سوالوں سے بچنے کے لئے

یہ کہا جائے کہ نبیؐ نے یہ نہیں پڑھا تو بتا یا جائے کہ نبیؐ نے K تشہد اور درود شریف پڑھا تھا۔ جو نبیؐ نے پڑھا وہی امت کو بھی پڑھنا چاہئے۔

سوال نمبر۱۔ السلام علیك ایھا النبی و رحمۃ اللہ و بر کاتہٗ ۔اس کا مطلب ہے، اے نبی آپ پہ سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔ عربی عبارت میں ضمیر ''ك'' حاضر مذکر ہے اور یہ ضمیر . # بولی جاتی ہے، . # جس سے ت کی جا رہی ہے وہ حاضر ہو سامنے۔ اس لئے اس ضمیر کے استعمال سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ نبیؐ حاضر ہیں۔ اور ا یہ جگہ ہی نہیں بلکہ ہر اس شخص کے سامنے موجود ہیں جو اس ضمیر سے رحمت و سلام کر رہا ہو۔

سوال نمبر۲۔ جو تشہد امت پڑھ رہی ہے وہی محمدؐ نے پڑھا تھا تو محمدؐ نے کس نبی کو اس ضمیر سے سلام کیا جو ان کے سامنے حاضر تھا؟

سوال نمبر۳۔ # یہی عبارت یعنی ''السلام علیك یا رسول اللہ '' کھڑے ہو کر W ای حضرات نبیؐ پہ سلام بھیجتے ہیں تو دوسرے مسلمان ان پہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبیؐ حاضر نہیں ہیں۔ پھر اس طرح اس ضمیر سے سلام کیوں بھیجتے ہیں ؟ H ہ ہے۔ # کہ دوسرے حضرات اسی ضمیر سے بیٹھ کر سلام بھیجتے ہیں، فرق کیا ہوا۔ صرف کھڑے اور بیٹھنے کا۔ اگر ,, W ای حضرات غلطی پہ ہیں تو دوسرے حضرات بھی غلطی پہ ہیں۔

سوال نمبر۴۔ تشہد میں ہے ''و الشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ '' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ سوال پیدا ہو‡ ہے کہ محمدؐ نے کس محمدؐ کی گواہی دی تھی کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں؟

سوال نمبر۵۔ درود شریف کا سوال ہے جو درج ہے۔ اللھم صل علی محمدٍ و علی ال محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ ال ابراھیم انك حمیدٌ مجید

اللھم بارك علی محمدٍ و علی ال محمدٍ کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ ال ابراھیم انك حمیدٌ مجید (بخاری ومسلم) ‡ جمہ: - اے اللہ! حضرت محمدؐ پہ اور آپؐ کی آل پہ رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی ا, اہیم اور ان کی آل پہ، حمد اور . رگی تیرے ہی لئے ہے۔ اے اللہ! حضرت محمدؐ پہ اور آپؐ کی آل پہ . * زل فرما جس طرح تو نے . * زل کی ا, اہیم اور ان کی آل پہ، حمد اور . رگی تیرے ہی لئے ہے۔

درود لفظ قرآن میں کہیں نہیں ہے ہم درود پڑھنے کا حکم سورۃ ا اب کی ا یہ آ $ سے $ کیا جا‡ ہے۔ لیکن آ $ میں کہیں آل کا لفظ نہیں ہے پھر یہ اضافہ کیوں؟ دوسری ت یہ ہے کہ اس آ $ کا مطلب بھی یہ نہیں ہے۔ (صحیح مطلب آگے تحریر کیا جائے گا)

سوال نمبر۶۔ عربی عبارت کا مطلب ہے کہ ''اللہ! جیسی رحمت اور . ا, اہیم اور آل ا, اہیم پہ * زل کیں تھیں ایسی ہی رحمت اور . محمدؐ اور آل محمدؐ پہ * زل کر'' گو جو . کتیں اور رحمتیں ا, اہیم اور آل ا, اہیم پہ * زل کی تھیں وہ ابھی۔۔

محمدؐ اور آل محمدؐ پر *ٔ زل نہیں کیں ۔امت دعاء کررہی ہے۔اور قیامت -- کرتی رہے گی۔اللہ قبول کر* ہے نہیں یہ اس کی مرضی ہے ۔1 ہے $ ہوا کہ ابھی -- وہ کتیں اور رحمتیں محمدؐ اور آل محمدؐ پر *ٔ زل نہیں ہو N ؟

سوال نمبر ے۔کیا محمدؐ نے بھی یہی درود پڑھا تھا؟ ظاہر* ت تو یہی ہے کہ یہی پڑھا تھا۔اسی لئے تو امت محمدؐ کی پیروی میں L سمجھ کر پڑھ رہی ہے۔کیو è نبیؐ کا عمل ہی امت کے لئے L ہے۔تو پھر یہ بتا* چاہئے کہ محمدؐ نے کس محمدؐ اور آل محمدؐ کے لئے اللہ سے دعاء کی تھی؟ اگر اپنے لئے دعاء کی تھی عبارت میں ضمیر دوسری یعنی متکلم کی ہونی تھی یعنی ''مجھ پر اور میری آل پر''۔آ گے پڑھنے سے پہلے اس آ $ پر بھی Ã ڈال لینی چاہئے جس سے درود کا جواز* $ کیا جارہا ہے۔آ $ پیش ہے،

سورۃ ا ۔اب۳۳ آ $ ۵۶۔اِنّ اللہ و ملئِکتہٗ یصلون علی النبی یآ یھا الذین آمنو اصلّو ا علیہ و سلّمو ا تسلیماً ۔" جمہ۔اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والوں! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو(مولا* جو* /ڈھی)۔یہی " جمہ عالموں کا ہے۔

" جمہ میں ہے کہ اللہ اور اللہ کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی درود اور سلام بھجو۔اللہ بندوں کو حکم دے رہا ہے کہ تم درود بھیجو اور سلام پڑھو۔تو اس حکم کو ما . . . ہوئے بندوں پر یہ فرض ہو جا* ہے کہ اپنی طرف سے نبیؐ کے لئے کوئی تحفہ رد* کر* چاہئے۔1 اپنی طرف سے تحفہ رد* نہ کرتے ہوئے اللہ ہی سے کہتے ہیں کہ تو بھیج۔دوسری* ت یہ کہ بندے تسبیح کے دانوں پر درود پڑھ رہے ہیں کیا اللہ اور اس کے فرشتے بھی اسی طرح تسبیح کے دانوں پر درود پڑھ رہے ہیں۔اور دن میں کتنی کتنی تسبیح ہزار* لکھی ؟ آ $ میں کوئی لفظ آل کا نہیں ہے۔پھر آل کا لفظ درود میں کیسے* ؟ آ گے پڑھنے سے پہلے آ $ ۵۶ کے مفہوم پر غور کیا جائے۔کیا آ $ کے لفظ اس " جمہ کی اجازت دے رہے ہیں، جو مروج ہے؟ آ $ میں لفظ تسلیما ہے جس کا " جمہ کیا ہے کہ سلام بھی بھیجتے رہو۔اب اس لفظ کا مطلب تصریف* یت سے دیکھا جائے۔

سورۃ K ۴ آ $ ۶۵۔فلا و ربك لایو منون حتیٰ یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا تجدو افی انفسھم حر جاً مما قضیت و یسلمو تسلیما ۔" جمہ:۔سوقسم ہے تیرے پروردگار کی یہ مومن نہیں ہو h . # -- کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ آپؐ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی او* خوشی* N ،اور فرما داری کے ساتھ قبول (تسلیم) کر لیں۔

تسلیماً کا مطلب کھل کر سامنے* کہ اس کا مطلب ایسی جگہ قبول کر* ہے۔لفظ صلو کا مطلب بھی قرآن سے لیا جائے۔

سورۃ بقرہ ۲ آ $ ۱۵۷۔ اُولٓئك علیھم صلوٰہ من ربھم و رحمۃ و اولئك ھم المھتدون ۔" جمہ:۔ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدا* یافتہ ہیں۔(محمد جو* /ڈھی) اور علماء کا " جمہ اس آ $ کا یہی نوازشیں اور رحمتیں ہے۔

ان سے لوگوں کو کیا فا* ہ ہوا وہ یہ کہ د* میں ہدا $ ملی اور آ ت میں A ملی۔تو ظاہر ہوا درود کوئی ایسی چیز ہے جس سے لوگوں کو ہدا $ اور A ملے، دوسری آ $ 5 حظہ ہو،

سورۃ ا ۔اب ۳۳ آ $ ۴۳:۔ھو الذی یصلی علیکم و ملئکۃ لیخر جکم من الظلمٰت الی النور و کان بالمومنین رحیما ۔" جمہ:۔وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں)* کہ وہ تمہیں* ھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہر* ن ہے۔

اس آ $ میں بھی یصلی کا مطلب یہ* ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے* ھیروں سے نکال کر روشنی میں لا* ہے یعنی ہدا $ پر اور وہی ہدا $ درود ہے۔اس روشنی میں آ $ ۵۶ کا مفہوم لکھا جارہا ہے جو حقیقت ہے ۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ نبی کی مدد کر* ہے اور رحمت بھیجتا ہے یعنی وحی اور فرشتے بھی نبی کی مدد کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ نبی کی مدد کر اور رحمت اور نوازشیں کر۔اس لئے اے ایمان والو! تم بھی اپنا فرض ادا کرتے ہوئے نبی پر سلام بھیجو اور اللہ سے دعا کرو کہ اے اللہ نبی پر رحمت* زل کر اور اے ایمان والو! اس کے لائے ہوئے دین کو تسلیم کرو اور اس کی " قی کیلئے وجہد کرو جیسی کرنی ہے یہ ہے صلوۃ ،یعنی دعا کرتے ہوئے اپنا فرض منصبی پورا کرو۔

د* میں جتنی مخلوق ہیں چاہے وہ جا* ار ہیں* بے جان اللہ نے کی صلوٰۃ مقرر کی ہے، یعنی ان کا جو فرض منصبی ہے وہ ان کی صلوٰۃ ہے۔اللہ کی صلوٰۃ بھی یہی ہے کہ وہ نبی پر رحمت بھیجتا ہے، یعنی وحی الٰہی جس سے K ن * ھیروں سے نکل کر روشنی میں آ N اور اللہ نبی کی مدد بھی کر* ہے، اور K نوں کی مدد بھی کر* ہے، فرشتے بھی مدد اور دعا کرتے ہیں تو ظاہر ہوا کہ آ $ میں صلو کا مطلب وہ نہیں جو بتا رکھا ہے۔

* ت* لکل صاف ہے یعنی اللہ اور فرشتوں کے لئے جو لفظ صلو ہے وہ مومنوں کے لئے بھی ہے یعنی مدد، رحمت، وحی اور دعائے خیر، لیکن خاص طور سے جو لفظ دوسرے حصہ میں ہے تسلیماً اس کا واسطہ اللہ اور فرشتوں سے نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف مومنوں سے ہے یعنی محمدؐ کے دین کو عملاً تسلیم کر* بغیر کسی چوں پر اس کے اور قرآن کی تعلیم جاری کر* اس کے جاری کرنے میں پوری وجہد کر* آپؐ کی* G اور مدد کر* ۔یہی ہے مومنوں کی عملی تسلیم جو صرف سلام سے پوی نہیں ہوسکتی، میں عرض کر رہا ہوں کہ آ $ کے دوسرے حصہ میں مومنوں کو نبی پر صلوۃ کا حکم بقید عملی تسلیم

ضابطہ الٰہی ﷺ H ہے۔لیکن پہلے حصہ میں کوئی قید موجود نہیں ہے۔بس یہی فرق ہے نبی پ 5 تکہ اور اللہ کی صلوۃ میں اور مومنوں کی صلوٰۃ میں۔اللہ نبی کی مدد کر* ہے اس کی حفاظت کر* ہے اور اپنی رحمت یعنی وحی بھیجتا ہے، جو روشنی ہے اس روشنی سے بندے# ھیرے سے اجالے میں آتے ہیں فرشتوں کی صلوٰۃ نبی پ یہ ہے کہ فرشتے نبی کی مدد کرتے ہیں ہر خطرے سے بچاتے ہیں اور دعائے خیر کرتے ہیں کہ اللہ نبی کے دین کو ترقی دے اور سلام بھی بھیجتے ہیں۔اور مومنوں کو بھی حکم ہے کہ نبی کی مدد کرو اور سلام بھیجنا بھی لازم ہے اور دین کے فیصلوں کو تسلیم کر* اور دین کی مدد کر*، رسول کے لگائے ہوئے باغ کی حفاظت کر*۔جیسا کہ اللہ نے آنے والی قوموں پ فرض کر* ہے کہ وہ جملہ O ءکرام پ سلام بھیجا کریں،سلام علی المرسلین۔یہ ہے آ $ کا مطلب۔لیکن اپنا عقیدہ منوانے کے لئے اس کا مطلب ہی+ ل* اور نبی پ الزام لگا*۔

ان * توں کو دیکھتے ہوئے ظاہر ہو* ہے کہ یہ اضافہ محمد کی طرف سے نہیں ہے ان کا عمل کچھ اور تھا۔کیا تھا؟اس کو امت بتانے سے کیوں مجبور ہے اس کا جواب امت کو دینا ہے۔

درود کے بعد کی بھی تین دعا N ہیں وہ بھی قرآن میں نہیں ہیں جن کو ہر Ú زی پ ڑھتا ہے ان کو بھی بخاری،مسلم،احمد اور حاکم سے ﷺ H ہے،بعد کی دعا 5 حظہ ہو:۔

اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً و لا یغفر والذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندك و الرحمنی انك انت الغفور الرحیم ۔ترجمہ:۔اے اللہ، میں نے اپنے Ñ پ بہت ظلم کیا ہے،اور تیرے علاوہ کوئی H ہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔پس تو مجھے اپنی طرف سے بخش دے اور مجھ پ رحم فرما دے، بے شک تو ہی بخشنے والا نہا $ رحم والا ہے(بخاری مسلم)۔

اس دعا کے علاوہ دو دعا N اور بھی ہیں ان کو بھی پ ڑھا جا* ہے۔

اتنا لکھنے کے بعد اب میں اصل مقصد پ آ رہا ہوں یعنی صلوٰۃ فی القرآن کو لکھنا ہے اس میں جو قرآنی دعا N لکھنی ہیں ان کا ترجمہ دیکھنا۔کیا وہ اس مقصد کو پورا نہیں کر رہیں یقیناً کر رہی ہیں، . # مقصد پورا ہو رہا ہے تو ان کو چھوڑ کر غیر قرآنی دعا N کیوں؟

ان * توں سے* $ ہوا کہ رائج الوقت Ú زمیں بہت * تیں قرآن کے خلاف ہیں امت کی Ú ز قرآن کے مطابق ہونی چاہیئے۔وہ Ú ز جو رسول نے پ ڑھی ہے،اور وہ قرآن میں درج ہے۔جو درج ہے اس کو لکھا جا رہا ہے، ان نیک آدمیوں کے لئے جن کے سامنے . # حق آ جا* ہے تو وہ اس کو تسلیم کر e ہیں بغیر کسی رکاوٹ کے اور یہی صحیح معنیٰ میں تسلیماً اور در - راہ ہے۔نبی کا فرمان ہے کہ جس طرح میں Ú ز پ ڑھتا ہوں ایسے ہی آپ لوگ پ ڑھیں۔آپ

نے امت کو اپنے قول اور عمل سے بتا* تھا،آپ کا ہر عمل قرآن پ تھا۔ذیل میں وہ تفصیل درج کی جا رہی ہے جو قرآن میں درج ہے۔صلوٰۃ کے* رے میں ای* ت کا اور دھیان رکھا جائے وہ یہ کہ صلوٰۃ کے مختلف معنیٰ ہیں۔صلوٰۃ مسجد والی بھی ہے اور فرض منصبی بھی ہے،ان کے علاوہ اور بھی معنی ہیں،پہلے صلوٰۃ کا وہ معنی درج کیا جا رہا ہے جو فرض منصبی سے تعلق ر" ہے۔

سورۃ ہود ۱۱ آ $ ۸۷۔انہوں نے کہا اے شعیبؑ کیا تمہاری صلوٰۃ یعنی تمہارا# گی/ ارنے کا طر i دین ضابطہ حیات یہ سکھا* ہے حکم دیتا ہے کہ جن معبودوں کو ہمارے .رگ پوجتے چلے آ رہے ہیں ہم انہیں چھوڑ دیں* یہ کہ ہمیں اتنا بھی اختیار نہیں کہ اپنے مال میں جس طرح چاہیں تصرف کریں؟ تو کیا تم ہی ای- را * زاوبزم دل Ki ن رہ گئے ہو؟

آ $ میں لفظ صلوٰۃ * ہے۔اس کا ای- مطلب تو وہ Ú ز (صلوۃ) ہے۔جو ہم روزانہ* نچ وقت پ ڑھتے ہیں اور یہی Ú ز آدمی کو# گی میں اللہ کے قانون کی* بندی کی ترغیب دیتی ہے۔اگر آدمی ہوش میں آ کر Ú ز پ ڑھے۔بے شک صلوٰۃ. ے کاموں سے روکتی ہے،اور اسی صلوٰۃ کا مطلب ضابطہ حیات بھی ہے،اور اسی ضابطہ حیات کے * رے میں ان ظالموں نے حضرت سے کہا تھا کہ کیا تیرا ضابطہ حیات صلوٰۃ دین ہم کو من مانی کرنے سے روک رہا ہے۔ہم تو یہ جان رہے تھے یہ تیری صلوٰۃ دین صرف عبادت کی حد- ہے۔1 اب تو معلوم ہوا کہ یہ صلوٰۃ دین تو# گی کے ہر شعبے پ حاوی ہے۔اس لئے تیرے Â م کو ماننا مشکل Ã آ رہا ہے،ہم نہیں ما . . . .۔

سورۃ مریم ۱۹ آ $ ۵۹۔لیکن ان کے بعد ایسے* خلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے Ú ز (کی روح اسلامی تعلیم) کو ضائع کر* اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پ ڑ گئے۔سو عنقریب $ ان کی گمراہی کی سزا ملے گی۔

سورۃ توبہ ۹ آ $ ۱۰۳۔اے نبیؐ تم ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں* ک کرو (اور اس سے ان کے غریبوں کو* کی دیجئے یعنی مدد اور نیکی کی راہ میں انہیں. ڑھاؤ) اور ان کے حق میں دعائے رحمت کرو، کیو è تمہاری دعا (صلوٰۃ) ان کے لئے وجہ تسکین ہوگی،اللہ . کچھ 7 اور جا { ہے۔

سورۃ مومنون ۲۳ آ $ ۱۔یقیناً ایمان لانے والوں نے کامیابی حاصل کر لی۔

آ $ ۲۔جو اپنی صلوٰۃ یعنی فرض منصبی کو اللہ کے حکم کے مطابق عا. ی سے ادا کرتے ہیں۔

آ $ ۳۔(وہ عا. ی والی صلوٰۃ اور اللہ کا حکم کیا ہے؟ وہ یہ ہے) جو بے ہودہ* توں سے منہ موڑے رہتے ہیں۔

آ $ ۴۔جو زکوٰۃ ادا کرنے والے اور اپنا* کیہ کرتے رہتے ہیں۔

آ$ ۵۔ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں

آ$ ۶۔1 اپنی بیویوں سے (اور خا# انی بیوی نہ ہونے پر جوان عورتوں سے نکاح کرے) جو ماملکت ایمان ہیں، ان سے مباشرت کرنے میں انہیں 5مت نہیں۔

آ$ ۷۔ لیکن جو ان کے علاوہ اوروں کے طا . ہوں وہ حد سے نکل جانے والے ہیں۔

سورۃ حج ۲۲ آ$ ۴۱۔ وہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم اگر زمین میں اقتدار دیں گے تو وہ Ûز قائم (اقامو الصلوٰۃ) کریں گے زکوٰۃ دیں گے نیکی کا حکم دیں گے، اور برائی سے روکیں گے۔ تمام کاموں کا اختیار اللہ ﷻ کو ہے۔

سورۃ نور ۲۴ آ$ ۵۶۔ (مومنو!) Ûز قائم کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رسول کے فرمان پر چلتے رہو *کہ تم پر رحمت کی جائے۔

سورۃ معارج ۷۰ آ$ ۲۲۔1 (وہ لوگ ان برائیوں سے پاک ہیں) جو Ûز قائم کرنے والے ہیں۔

آ$ ۲۳۔ اور ہمیشہ اپنے فرائض (اور ذمہ داریوں) کو پورا کرنے والے ہیں۔

آ$ ۲۴۔ اور جس کے مال میں (اللہ کی راہ میں دینے کے لئے) حصہ مقرر ہے۔

آ$ ۲۵۔ مانگنے والے کا بھی اور نہ مانگنے والے کا بھی۔

آ$ ۲۶۔ اور جو لوگ روز .ٰا کو حق ما . . . ہیں۔

آ$ ۲۷۔ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

آ$ ۲۸۔ بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے۔

آ$ ۲۹۔ اور جو اپنی شرم گاہوں کی حرام سے حفاظت کرتے ہیں۔

آ$ ۳۰۔1 اپنی بیویوں* وہ ماملکت ایمان جن سے نکاح کرلیا ہو کہ (ان سے مباشرت کرنے پر) انہیں 5مت نہیں۔

آ$ ۳۱۔ البتہ جو لوگ ان کے علاوہ اور (عورتوں) کی طرف راغب ہوں گے وہ حد سے نکل جانے والے ہیں۔

آ$ ۳۲۔ اور (وہ لوگ بھی برائیوں سے پاک ہیں) جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا پاس کرتے ہیں،

آ$ ۳۳۔ اور جو لوگ اپنی گواہی پر (سچائی کے ساتھ) قائم رہتے ہیں۔

آ$ ۳۴۔ اور جو اپنی Ûز (صلوٰۃ) یعنی فرائض کی خبر p ہیں۔

آ$ ۳۵۔ وہی لوگ A کے باغوں میں عزت سے رہیں گے۔

سورۃ ماعون ۱۰۷ آ$ ۱۔ تم نے اس شخص کے حال پر Ã کی جو .ٰا (قیامت کے دن) کو جھٹلا# ہے۔

آ$ ۲۔ اور آ. ت کے عذاب کا ڈر نہیں اس لئے وہ یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

آ$ ۳۔ اور نہ خود کھلا# ہے اور نہ دوسروں کو ترغیب دیتا ہے کہ مسکین کو کھا. کھلا دیں۔

آ$ ۴۔ تو ایسے Ûزیوں کی تباہی ہے۔

آ$ ۵۔ جو اپنے فرائض Ûز (ذمہ داریوں) سے غفلت برتتے ہیں۔

آ$ ۶۔ اور جو ریا کاری کرتے ہیں۔

آ$ ۷۔ (اور ایسے خود غرض ہیں کہ) روزمرہ کی استعمال کی چیزوں کو بھی (غریبوں) کو دینے سے انکار کرتے ہیں۔

سورۃ بقرہ ۲ آ$ ۱۷۷۔ اے لوگو! اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ Ûز میں منہ مشرق کی طرف یا مغرب کو کرنا ہی نیکی ہے (یعنی کعبہ مغرب ہے تو منہ مغرب کو کرنا یا مشرق ہے تو مشرق کو کرنا چاہئے)۔ اگر تم نے صرف Ûز پڑھنے کو ہی نیکی جان لیا ہے، جیسا کہ آج کل صرف Ûز پڑھنے پر ہی زور دیا جا رہا ہے، اور باقی زندگی کے حالات قرآن کے خلاف ہیں، تو یہ سمجھ ناقص ہے۔ بلکہ حقیقت میں نیکی یہ ہے کہ Ûز کے ساتھ ساتھ اللہ کو یوم آخرت کو اور 5ئکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے رسولوں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا پسندیدہ مال رشتے داروں اور یتیموں، مسکینوں (جن کا کام ساکن ہو گیا ہو) اور مسافروں پر اور مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کر کے اور Ûز قائم کرے، یعنی پورے فرائض منصبی ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور نیک وہ لوگ ہیں کہ (ان نیکیوں کے ساتھ) . # عہد کریں تو پورا کریں۔ اور تنگی کے وقت میں اور حق و باطل کی . B میں صبر کریں (مطلب یہ ہے کہ قرآن کے مطابق اپنی پوری زندگی میں عمل کریں اور اللہ کی نافرمانی سے بچیں، $ ان Ûزیوں کی Ûز قائم ہوگی ورنہ ریا کاری کی Ûز کچھ فائدہ نہ دیگی) وہی لوگ راست باز ہیں اور وہی ہر قسم کے خطرات سے بچنے والے ہیں۔

سورۃ مائدہ ۵ آ$ ۶۶۔ اگر انہوں نے تورات اور انجیل اور دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ان کے لئے بھیجی گئیں تھیں۔ ایسا کرتے تو ان کے لئے اوپر سے رزق برستا اور نیچے پیروں تلے سے ابلتا۔ اگرچہ ان میں کچھ لوگ راست رو بھی ہیں۔ لیکن ان کی اکثریت سخت بدعمل ہیں۔ ۶۸ (کہہ دو) کہ اے اہل کتاب! تم ہرگز کسی اصل پر نہیں ہو۔ # تورات اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم نہ کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئیں ہیں۔ اور یہ جو فرمان تم پر نازل کیا گیا ہے، ان میں سے اکثر کی سرکشی اور انکار کو اور زیادہ بڑھا دے گا۔ 1 انکار کرنے والوں کے حال پر افسوس نہ کرو۔ کیا ان آیت میں قائم کرنے سے مراد

کتابوں کو کسی عمارت کی طرح قائم کرنے سے ہے؟ ہرا٘ نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ ان میں جو حکم اللہ نے٭ زل کئے ہیں ان کے مطابق ز+ گی ا٘ ارنی ہے، اور مسجد میں صلوٰۃ پڑھنا بھی ہے $ وہ کتابیں قائم ہوتی ہیں۔ یہ رہا صلوٰۃ کا وہ مطلب جس میں فرائض منصبی ادا کر٭ ہے۔ قرآن میں ان کے علاوہ بھی اور بہت ٭یت ہیں جن میں یہی مطلب بیان ہو رہا ہے، جس پر عمل کر٭ بہت ضروری ہے۔ 1 ہم نے ان سے صرف Ã کر رکھی ہے۔ صلوٰۃ قائم کیسے ہوتی ہے؟ اس کے٭ رے میں بھی ا یـ مثال بیان کی جاتی ہے، چوè قرآن میں٭ یدہ ٭یت میں اقیموا الصلوٰۃ ٭یہ ہے۔

سورۃ روم ۳۰ آ $ ۳۱۔ (اور جاہل لوگ دین فطرت کو چھوڑ کر K ن کے بتائے ہوئے مذاہب کی پیروی کرنے لگے ہیں جیسے آج فرقوں کی پیروی ہو رہی ہے، اسی سے رکنے کے لئے اللہ نے کہا ہے) اسی اللہ کے دین کی طرف دل سے متوجہ ہو جاؤ اور اللہ کی٭ فرمانی کرنے سے ڈرو اور ںا زقائم کرو اور ان مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

آ $ ۳۲۔ جنہوں نے اپنا اپنا دین الگ الگ بنالیا ہے۔ اور ا٘ وہوں میں $. گئے ہیں۔ ہر ا یـ ا٘ وہ کے٭ پس جو کچھ ہے اس میں مگن ہے۔

سورۃ رحمٰن ۵۵ آ $ ۸۔ تم بھی اس میزان عدل (پر قائم رہو اور اس) میں حد سے تجاوز نہ کرو،

آ $ ۹۔ اور ا« ف کے ساتھ وزن قائم کرو یعنی ٹھیک تولو اور کم نہ تولو، (ڈ+ ی نہ مارو)

اسی طرح قرآن میں اور بہت ٭یت ہیں جن میں ہے کہ جھوٹ نہ بولو دھوکا نہ دو ا یـ دوسرے کی مدد کرو فرقوں میں نہ بٹو وغیرہ وغیرہ۔ ا٘ ںا زسے٭ ہر آ کر قرآن میں درج ٭یت اور جو ںا زمیں سنا ان پر عمل کیا $ ہی ہماری صلوٰۃ قائم ہو گی اور مسجد والی صلوٰۃ میں ہم o کی حا ـ میں نہ تھے۔ ا٘* ہر آ کر ٭یت کے مطابق عمل نہ کیا تو صلوٰۃ قائم نہ ہوئی صلوٰۃ میں ہم o کی حا ـ میں تھے٭ ہر آ کر ہمیں ہر وہ کام کر٭ ہے جس کے کرنے کو اللہ کہتا ہے اور ہر اس کام سے رکنا ہے جس سے اللہ روکنا چاہتا ہے تبھی صلوٰۃ قائم ہو گی $ ہی فرض منصبی بھی پورا ہو گا۔ وضا #* لا کے بعد اب یہ دیکھا جائے کہ قرآن میں صلوٰۃ پڑھنے کے٭ رے میں کچھ رہنمائی ہے٭ یہ نہیں۔ ا٘ رہنمائی نہیں ہے تو قاسم نوری صا # کا قول در ـ ہے اور ا٘ ہے تو ان لوگوں کو اپنی ضد چھوڑ کر صلوٰۃ مسجد میں شامل ہو جا٭ چاہئے۔ اسی میں خیر ہے اور یقیناً قرآن میں صلوٰۃ مسجد ہے صلوٰۃ کی تفصیل بھی ہے 5 حظہ ہو:۔

اوقات صلوٰۃ

سورۃ بنی اسرا L ۱۷ آ $ ۷۸۔ صلوٰۃ قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے ابتدائی + ھیرے ـ- اور پڑھو فجر کیوè صلوٰۃ فجر حاضری کا وقت ہے یعنی جما (میں حاضر ہو٭۔

آ $ ۷۹۔ اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لئے مز+ اضافہ (٭ فلہ) ہے اور امید رکھو کہ تم کو تمہارا رب محمود

اٹھائے گا۔

سورۃ نور ۲۴ آ $ ۵۸۔ مومنو! تمہارے 5 زم اور جو بچے بلوغ کو نہیں پہنچے تین اوقات میں تم سے اجازت لیا کریں ا یـ تو ںا زفجر سے پہلے اور دوسرے دوپہر کو. # تم کپڑے٭ ردیتے ہو اور تیسرے عشاء کی ںا ز کے بعد یہ تین وقت تمہارے پر دے کے ہیں، ان کے علاوہ دوسرے وقتوں میں نہ تو تم پر کچھ H ہ ہے اور نہ ان پر کہ ا یـ دوسرے کے٭ پس آتے جاتے ہو۔ اس طرح اللہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرما٭ ہے اور اللہ ٭ اعلم والا اور حکمت والا ہے۔

سورۃ ہود ۱۱ آ $ ۱۱۴۔ اور دن کے دونوں کناروں پر (یعنی صبح اور شام کے اوقات فجر اور عصر میں) اور رات کی چند پہلی ساعات میں صلوٰۃ (مغرب) پڑھا کرو کچھ شک نہیں کہ نیکیاں (K ن کو H ہوں سے بچاتی ہیں دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔

نوٹ:- بنی اسرا L کی آ $ ۷۸ میں ںا ز کے اوقات کا ذکر ہے (دلوك الشمس) دلوك کا مطلب زوال آفتاب کا ہے۔ سورج کے زوال کے تین درجے ہیں۔ ا یـ . # وہ سمت راس سے ڈھلتا ہے، دوسرا. # وہ مریٔ العین سے نیچے کی طرف چمکتا ہے۔ تیسرا. # وہ افق سے غا $ ہو٭ ہے۔ یہ تینوں اوقات ظہر، قبل الغروب یعنی عصر و بعد الغروب یعنی مغرب کے ہیں۔ رات کا + ھیرا عشا اور قرآن الفجر کا مطلب ہے اور فجر کی ںا ز بھی پڑھئے۔ اس آ $ میں ںا ز کے٭ پنچ اوقات آ گئے۔ ویسے ںا ز کے وقتوں کے لئے اور بھی کئی آیتیں ہیں جن میں صاف ہے کہ ںا ز کے٭ پنچ وقت ہیں تین نہیں۔ جو تین ما { ہے وہ گمراہ ہے۔ اور دو ںا زیں عشا اور فجر سورت نور کی آ $ سے٭ $. ہیں۔ اور ٭یت 5 حظہ ہوں:۔

سورۃ طٰہٰ ۲۰ آ $ ۱۳۰۔ اسی کی تسبیح کرو سورج 3 سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور رات کے اوقات میں اور دن کے کناروں پر۔

سورۃ روم ۳۰ ٭یت ۱۷-۱۸۔ پس تسبیح کرو اللہ کی . # کہ تم شام کرتے ہو اور . # صبح کرتے ہو۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے حمد ہے اور تیسرے پہر اور. # تم پر ظہر کا وقت ٭ ہے۔ فجر، مغرب، عصر، ظہر۔

سورۃ ق ۵۰ ٭یت ۳۹-۴۰۔ اے نبیؐ جو٭ تیں وہ لوگ بناتے ہیں ان پر صبر کرو اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو f ع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اور رات کے وقت بھی۔ پھر اس کی تسبیح کرو ںا ز کے بعد بھی۔ فجر، عصر اور عشا کی ںا زیں آ گئیں۔

سورۃ بنی اسرا L ۱۷ آ $ ۷۹۔ میں ا یـ ںا ز تہجد کا حکم ہے، جو بہت اہم ہے۔ اس ںا ز سے ہی آدمی کی٭ ری اور درجہ بڑھتا ہے۔ کیوè٭ پنچ ںا زیں تو ہر حال میں اللہ کے حکم کے مطابق پڑھنی ہیں، یہ آدمی کے فرائض میں شامل ہے۔

مز± e کے لئے تہجد ہی ہے۔اس پہ عمل بہت افضل ہے۔ان آ یت کو پڑھنے کے بعد بھی یہ کہا جا* ہے کہ قرآن میں úز کے وقت نہیں یہ تین ہیں تو یہ بالکل غلط ہے۔در - یہ ہے کہ úز کے وقت پانچ ہیں اور تہجد مز± ہے (* فلہ)

اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ قرآن میں مسجد والی úز (صلوٰۃ) پڑھنے کے بارے میں کیا ہے یہ اس سے کیا $ ہو* ہے۔صلوٰۃ کا وقت آنے پہ اذان دی جاتی ہے جس کا حکم قرآن سے درج کیا جا رہا ہے۔

سورۃ مائدہ ۵ آ$ ۵۸۔اور # تم لوگ úز کے لئے اذان دیتے ہو تو وہ اسے بھی ہنسی اور کھیل بناتے ہیں۔یہ اس لئے کہ عقل نہیں رp ۔

سورۃ جمعہ ۶۲ آ$ ۹۔مومنو! # جمعہ کے دن úز کے لئے اذان دی جائے (یعنی صلوٰۃ کے لئے پکارا جائے) تو اللہ کی ید (یعنی úز) کے لئے جلدی کرو اور خرید فروخت # بند کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

آ$ ۱۰۔پھر # صلوٰۃ ہو چکے تو اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل روزی تلاش کرو اور اللہ کو بہت ید کرتے رہو * کہ فلاح پاؤ۔

اذان کے الفاظ قرآن کی روشنی میں نبی نے شوریٰ میں طے کئے اللہ کے حکم کے مطابق مسجد میں حاضری سے پہلے کیا کر* ہے پیش ہے:۔

سورۃ اعراف ۷ آ$ ۳۱۔اے بنی آدم ہر عبادت کے موقع پہ اپنی زM سے آراستہ رہو، اور کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کر*۔

سورۃ مائدہ ۵ آ$ ۶۔مومنو! # تم úز (صلوٰۃ) پڑھنے کا ارادہ کیا کرو تو منہ اور کہنیوں - ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو، اور ٹخنوں - پاؤں کا مسح کیا کرو اور نہانے کی حا # ہو تو نہا کر پاک ہو جایا کرو، اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو احتلام ہوH یا عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمّم) کر لو اللہ تم پہ کسی طرح کی تنگی کر* نہیں چاہتا، بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پہ پوری کرے * کہ تم فرماں برداری کرو۔

سورۃ Kء ۴ آ$ ۴۳۔اے لوگو! جو ایمان لائے ہو # تم سکریٰ مدہوش ہو تو صلوٰۃ کے قریب نہ جاؤ (اس لئے تم ہر فخر و غرور، نسلی برتری کو چھوڑ کر یعنی ہر o کو چھوڑ کر) صلوٰۃ میں شامل ہو جاؤ۔ایسی حا - میں جو تم صلوٰۃ میں پڑھ رہے ہو وہ تمہارے ذہن میں آ رہا ہے اور اس کے مطابق úز سے باہر آ کر عمل کرو گے (جس سے تم پہ رحم کیا جائے گا) اور اسی طرح جنا$ کی حا - میں بھی، یہاں - کہ غسل کر لو ($ úز پڑھو) لیکن اگر تم کسی بغیر رُکے تیز سفر پہ ہو اور کسی وجہ سے غسل وا # ہو جائے اور غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو úز اپنے وقت پہ پڑھو کیونکہ úز اپنے مقرر

وقت کے ساتھ فرض ہے (۴:۱۰۳) اور کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو احتلام ہو جائے یعنی رساؤ آH ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو، اور اسی سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پہ مسح کر لو بے شک اللہ نرمی سے کام e والا ہے اور بخشش کرنے والا ہے۔

نوٹ۔آ$ میں سکریٰ سے مراد 1 آور اشیا کا 1 نہیں ہے وہ تو اسلام نے حرام کیا ہے اس سے دور رہنا ہے۔اگر اس کو مان لیا جائے تو ہر آدمی بہانہ کرے گا کہ میں تو o میں ہوں اور اللہ نے o کی حا - میں úز پڑھنے کو l کیا ہے اس لئے úز نہیں پڑھ رہا، دیکھا معاملہ کہاں جا* ہے۔اس لئے یہ 1 وہ ہے جو میں نے لکھا ہے یعنی ہر فخر و غرور تکبر چاہے وہ کیسا بھی ہو۔

* پ کی حاصل کرنے کے بعد úزی اپنے کپڑے پہن کر باوضو ہو کر مسجد کی طرف چلتا ہے، جہاں اذان ہو چکی ہوتی ہے۔$ جما (سے úز شروع کر* ہے úز شروع کرنے کے لئے úزی ادب سے کھڑا ہو* ہے، آ$ پیش ہے:۔

سورۃ بقرہ ۲ آ$ ۱۵۰۔اور جس جگہ سے آپ نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور جہاں کہیں تم ہو اپنے چہرے اسی طرف کیا کرو * کہ لوگوں کی کوئی حجت تم پہ باقی نہ رہے۔

سورۃ بقرہ ۲ آ$ ۲۳۸۔اپنی úز کی نگہداشت رکھو خصوصاً ایسی úز کی جو محاسن صلوٰۃ کی جامع ہو اور اللہ کے آگے اس طرح کھڑے رہو جیسے فرمانبردار عبد (بندے) کھڑے ہوتے ہیں۔

آیات بالا میں بتایا H ہے کہ úز پڑھتے وقت اپنا منہ کعبہ کو کرو۔دوسری بات یہ کہ ادب سے کھڑے ہو جاؤ۔ادب کیا ہے، ادب یہ ہے # کبھی بندہ آقا کے دربار میں کھڑا ہو تو ایسی حا - میں کھڑا ہو کہ پوری توجہ آقا کے فرمان پہ ہو۔اس وقت کوئی حر - نہ کرے بلکہ سکون کے ساتھ کھڑا ہو۔اور بندk یہی کام ہے۔اس لئے اللہ نے فرمانبردارK نوں کے لئے لفظ بندہ (عبد) استعمال کیا ہے۔غلام نہیں۔تو دیکھا جائے ہمارے یہاں úز میں کھڑے ہونے کا طرi کیا ہے۔کسی مسلک کے ماننے والے úز میں # کھڑے ہوتے ہیں تو وہ اپنے پیروں کو چوڑا کر کے ہاتھ g پہ باندھتے ہیں اور بار بار رفع یدین کرتے ہیں جو ادب کے خلاف ہے۔ان کے کھڑے ہونے کا طرi ایسا ہے جیسا اس وقت سامنے آ* ہے # ایک پہلوان اکھاڑے میں اتر کر اپنے مدمقابل کو مقابلے کی دعوت دیتا ہے تو اس حا - کو ادب والی حا - نہیں کہہ h بلکہ اس سے تمکنت اور غرور ظاہر ہو* ہے، نیز بار بار ہاتھ اٹھانے سے بھی ادب ظاہر نہیں ہو*۔دوسرے مسلک والے ناف پہ ہاتھ باندھتے ہیں یہ بھی بندے کا ادب نہیں ہے بلکہ یہ ایرانی اور عراقی ادب ہے جس کو بندے کا ادب نہیں کہا جا سکتا یہ غلاموں کا ادب ہے بندے اور غلام میں فرق ہے۔

ا یـ مسلک والا ہاتھ کھول کر اپنا پورا جسم ڈھیلا چھوڑ کر کھڑا ہو ہے جس کو عربی ادب کہا جا سکتا ہے، اور اَ اس پہ عمل کیا جائے تو یہی ادب ہے۔1 اس مسلک والے بھی دوران Ùا ز ر ہاتھ اٹھا کر کچھ پڑھتے ہیں جو ادب کے خلاف ہے۔اَ کچھ پڑھنا ہے تو بغیر ہاتھ اٹھائے پڑھا جائے۔اس لئے ادب یہ ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر فرمانبردار کی طرح کھڑے ہوں ر ہاتھ بھی نہ اٹھا N ۔

نوٹ:۔کچھ گفتگو عبد (بندے) اور غلام کے رے میں بھی کر لی جائے۔جس کو اللہ نے عبد کہا ہے اس کی حا یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی پوری صلاحیتوں کو خوشی کے ساتھ بغیر کسی لالچ کے اپنے آقا کی مرضی کے بع کر دیتا ہے۔ وہ ایسا اس لئے کر ہے کہ اس نے یہ جان لیا ہو ہے کہ میرا آقا عادل ہے ظالم نہیں ہے وہ میرے ساتھ ظلم نہیں کرے گا ۔اس لئے وہ عبد ہر وقت اپنے آقا کی فرمانبرداری میں لگا رہتا ہے۔بغیر کسی لالچ کے۔کیو è اس کا آقا اتنا اچھا ہے کہ اپنے عبد کا ہر وقت پورا خیال رr ہے۔تو عبد بھی ہر وقت وفادار رہتا ہے۔1 ا یـ لفظ غلام ہے اور غلام اپنی مرضی سے غلام نہیں C، اس کو زبردستی قید کر کے + کر غلام بنا جا ہے۔تو ایسا آدمی اپنے آقا کا پورا وفادار نہیں ہو بلکہ وقت کا انتظار کر ہے اور موقع ملتے پہ دھوکہ دے دیتا ہے، یہ فرق ہے غلام اور عبد میں، ویسے عربی میں غلام لڑکے کو بھی کہتے ہیں ۔اول دور میں . # مسلمانوں کو اللہ نے اقتدار دے ان کے نیک اعمال کے + لے میں تو پڑوس کی حکومتوں نے اپنے لئے خطرہ سمجھ لیا اور اس خطرے کو ختم کرنے کے لئے انہوں نے اس . + حکومت کے خلاف فوجی کاروائی کرنی شروع کر دی۔ان حملوں کے دفاع میں مسلمانوں کو بھی قدم اٹھا پڑا۔اس اقدام کا جو دفاع کے لئے اٹھا H تھا م یہ ہوا کہ مسلمان جیسے ہی ا یـ حملہ کو پسپا کرتے تھے مخالف دوسرا حملہ دوسری سمت سے کر تھا۔ اس حملہ اور دفاع میں دونوں حکومتیں، ایران اور عراق فتح ہو گئیں اور دونوں جگہ مسلمانوں کا قبضہ ہو H ۔ L الٰہی کے مطابق۔ان علاقوں کے بہت سے آدمیوں کو غلام بنا H ۔ یہ غلام بنا اللہ کے حکم کے خلاف تھا۔1 غلام بنا H ۔بعد میں ان غلاموں نے اسلام قبول کیا اور عربی زبان اور اسلامی علم کو حاصل کیا ان کے اس رویہ کو دیکھ کر بعد میں ان کو آزاد کر H ۔آزادی کے زمانہ میں انہوں نے قلم ہاتھ میں لیا اور آج جو مذہبی ذخیرہ مسلمانوں کے پاس ہے اس میں زیادہ حصہ ان کے قلم سے ہی لکھا H ۔ چو è عربی مسلمان تو B کے میدان میں سرگرم عمل تھے ان کے ہاتھ میں تلوار تھی اور آزاد کردہ غلاموں کے ہاتھ میں قلم، قلم کی کاٹ تلوار سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

انہوں نے اس کو اپنے اس ذہن سے لکھا جس ذہن میں غلامی کا غم و داغ چھپا ہوا تھا۔انہوں نے اس داغ کو ذہن میں رکھ کر اپنی غلامی کا # لا 8 چاہا اپنے قلم سے کیو è تلوار کے میدان میں تو وہ مغلوب ہو گئے تھے۔اس لئے انہوں نے وہ کتابیں ایسی لکھیں جن کے سامنے قرآن کی تعلیم پوشیدہ ہو گئی اور اس علم کا م انہوں نے L رسول

رکھا۔جس کو بعد میں مسلمانوں نے قبول کیا، اور اس علم سے ہی اپنے مذہب کو مدون کیا، جو آج ہمارے سامنے ہے۔جس کی ا یـ مثال Ùا ز کی اس کتاب میں لکھی ہے جو سامنے ہے۔یہ ہے بندے اور غلام کا فرق۔

ادب سے کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا ہے۔قرآن پڑھنے سے پہلے اللہ نے کیا حکم دیا ہے درج ہے:۔

سورۃ النحل ۱۶ آ $ ۹۸۔اور . # تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ ما - لیا کرو۔

اس کے بعد اللہ کے حکم کے مطابق بسم اللہ پڑھنا ہے۔ان مراحل سے گذرنے کے بعد نمبر ہے M کا جو درج کی جا رہی ہے۔

ژÙM

سورۃ اÅم ۲ آ $ ۷۹۔انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت و الارض حنیفاً وماۤ انا من المشرکین ۔ ترجمہ:۔بے شک میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اس کے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ا یـ اسی کا ہو کر، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔

M کے بعد اللہ اکبر کہنا ہے اور پھر ثناء پڑھنا ہے۔مروجہ ثنا پہلے تحریر کیا جا چکا ہے۔قرآن کا ثناء کیا ہے وہ پیش ہے:۔

سورۃ حشر ۵۹ آ $ ۲۲۔ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو،علم الغیب و الشھادۃ، ھو االرحمن الرحیم۔

آ $ ۲۳۔ھو اللہ الذی لآ الٰہ الا ھو، الملك القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر،سبحن اللہ عما یشرکون۔

آ $ ۲۴۔ھو اللہ الخالق الباری المصور لہُ الاسماء الحسنیٰ،یسبحح لہٗ ما فی السمٰوٰت و الارض،وھو العزیز الحکیم۔

ترجمہ:۔کہو وہی اللہ ہے جس کو کافر کہتا ہے کہ اللہ نہیں ہے تو سنو یقیناً اللہ ہے۔اور ایسا ہے کہ وہ ظاہر اور پوشیدہ کا جاننے والا ہے وہ بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔کہو وہی اللہ ہے جس کو کافر کہتا ہے کہ اللہ کوئی نہیں ہے تو سنو یقیناً وہ ہے۔اور ایسی صفات کا مالک ہے کہ بادشاہ پاک ذات سلامتی دینے والا نگہبان غالب ، زبردست بڑائی والا، اللہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔کہو وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا صورتیں بنانے والا اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں اس کی تسبیح یعنی اس کی فرمانبرداری کرتی ہیں اور وہ حکمت والا ہے۔

ثنا کے بعد سورۃ فاتحہ یعنی الحمد پڑھا جا ہے۔قرآن کے کس حکم سے؟ یہ دیکھا جائے:۔

سورۃ الحجر ۱۵ آ$ ۸۷۔ ولقد آتینك سبعاً من المثاني والقرآن العظیم ۔ ترجمہ:۔ ہم نے آپ کو سات آیتیں (یعنی الحمد سورۃ فاتحہ) دیں جو ۔ر (نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں) دہرائی جاتی ہیں اور اسی طرح (ہر رکعت میں) الحمد کے ساتھ قرآن یعنی د V آیت بھی پڑھی جاتی ہیں۔

نماز میں الحمد کے ساتھ قرآن پڑھا جاتا ہے یہ بھی قرآن سے ثابت ہے:۔

سورۃ مزمل ۷۳ آ$ ۲۰۔ اور آپ کا رب خوب جا{ ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی کبھی دو تہائی رات سے کم اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ تو رات اور دن کا# ازہ رr ہے۔1 اللہ جا{ ہے کہ تم اس کو m ہ نہ سکو گے تو اس نے آپ پر مہر. نی کی پس جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا قرآن پڑھ لیا کرو۔ اس کو علم ہے کہ بعض تم میں سے بیمار بھی ہوتے ہیں اور کچھ اللہ کے فضل کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو، اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے رہو اور جو عمل تم نیک آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے یہاں پاؤ گے۔ وہ بہت ہی بہتر ہے اور اس کا ا. بہت ہی. ا ہے۔ اللہ سے معافی مانگتے رہو اللہ بخشنے والا مہر. ن ہے۔ نماز میں قرآن پڑھنے کے . رے میں حد$ بھی پیش ہے:۔

حضرت ابو ہریرہ روا$ کرتے ہیں کہ رسول اللہ مسجد میں تشریف لے گئے اس وقت ا۔ شخص آ. اور اس نے نماز پڑھی اس کے بعد اس نے رسول کو سلام کیا۔ آپؐ نے جواب د. اور فر. جاؤ نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ H اور نماز پڑھی جس طرح اس نے پڑھی تھی۔ پھر آ. اور رسول کو سلام کیا، آپؐ نے فر. جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین. ر ایسا ہوا۔ $ اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا، مجھے سکھا دیجئے۔ آپؐ نے فر. . # تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اس کے بعد جس قدر تمہیں قرآن مجید. د ہو، پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں -- کہ رکوع میں اطمینان سے ہو جاؤ، پھر سر اٹھاؤ، پھر سجدہ کرو پھر سجدہ میں اطمینان سے ہو جاؤ پھر سر اٹھاؤ حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر دوسرا سجدہ کرو اور پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

صحیح بخاری عربی اردو کتاب الاذان ص ۳۳۴، حد$ نمبر ۷۱۸

نوٹ:- اس سے یہ بھی . $ ہوا کہ وہ آدمی نماز آواز سے پڑھ رہا تھا، $ ہی تو نبیؐ نے سن کر بتا. کہ تو غلط پڑھ رہا ہے۔

الحمد کے ساتھ ہر رکعت میں قرآن پڑھنا، اس کا ثبوت تفسیر مولا. شاہ رفیع الدین صا # کی سورۃ فاتحہ کے فضائل میں بھی درج ہے۔

بخاری میں حد$ ہے کہ رسول کریم نے ابو سعید سے فر. کہ قرآن میں . سے ز. دہ عظمت سورہ فاتحہ

کی ہے یعنی یہ کل قرآن کا . لباب ہے۔ یعنی احکام کل قرآن میں . 5 موجود ہیں ان . کا اس میں اجمالاً ذکر ہے۔ اس میں اللہ کی پ. ورش عالم رحمت کے درجہ کا غلبہ قیامت کے روز تمام مخلوق کے فیصلے اور ا« ف اور اس کے لئے خاص عبادت اور ہر کام میں اس سے مدد مانگنے اور گمراہوں کے راستہ سے بچانے کی استدعا ہے، یہی. تیں احکام شرع کے لئے متن ہیں۔ اور اللہ نے اس میں بتا. ہے کہ تم ایسی دعا مانگو، نماز کی ہر رکعت میں اس کا پڑھنا واو. # (فرض) ہے۔ اگر کوئی تنہا نماز پڑھتا ہے تو اس کو اس کا پڑھنا مع کسی دوسری سور. . چند آیتوں کے خود لازم اور ضروری ہے، اور اگر امام موجود ہو تو چونکہ امام بطور وکیل کے ہو. ہے، اس لئے اس کا پڑھنا تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے تو گو. ہر نماز کی اس کا پڑھنا واو. # ہے. تو خو. . ربعہ امام کے۔

مشکوۃ صفحہ ۷۸

قرآن اور حد$ سے . $ ہے کہ نماز میں الحمد کے ساتھ ہر رکعت میں قرآن پڑھنا فرض ہے تو پھر فرض نمازوں میں خالی اور بھری رکعت کیوں ہیں؟ یعنی دو پہلی رکعت بھری الحمد کے ساتھ قرآن اور اخیر کی دو. ا۔ رکعت خالی یعنی صرف الحمد پڑھنا واو. # بتا. H ہے۔ یہ خالی اور بھری غلط ہیں۔ ہر رکعت بھری ہے۔ الحمد کے ساتھ قرآن جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے، اب دیکھا جائے کہ کیسے پڑھا جا. ہے۔ کیا خاموشی سے . آواز سے سر. جہری۔

سورۃ بنی اسرا L ۱۷ آ$ ۱۱۰۔ (اے رسول) ان سے کہو تم اسے اللہ کہہ کر پکارو. رحمٰن کہہ. م سے . د کرو جس. م سے (چاہو اسے) پکارو اس کے سارے. م اچھے ہیں۔ اور اے رسول (اور . مسلمانو!) نماز میں (قرآن) نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت آہستہ آہستہ بلکہ درمیانی آواز سے پڑھو (درمیانی راہ اختیار کرو)۔ بخاری جلد دوم کتاب التفسیر ۸۳۴ حد$ نمبر ۱۸۳۳۔ سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے ارشا. ری تعالیٰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو. لکل آہستہ اور ان دونوں کے@ کا راستہ تلاش کرو۔ آ$ ۱۱۰ کے . رے میں روا$ کی انہوں نے فر. ، یہ آ$ اس وقت. زل ہوئی. # آپ مکہ) مہ میں ہی جلوہ افروز تھے اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے وقت بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اس کو سن کر مشرکین کلام الٰہی کو گالیاں . کرتے اور جس نے اسے. زل کیا اور جو لے کر آ. ، جس پر. زل ہوا ان . کو. ابھلا کہتے۔ اس پر اللہ نے اپنے نبی کو حکم د. کہ اپنی نمازوں میں قرآن کریم کی تلاوت اتنی آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کے متعلق. کلامی کریں اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی (یعنی مقتدی) بھی نہ سن سکیں، ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔ اگر نماز امام کی اقتدا میں پڑھی جا رہی ہے تو مقتدی کو خاموش رہنا ہے اور امام کی آواز کو7 ہے۔

سورۃ اعراف ۷ آ$ ۲۰۴۔ اور. # قرآن پڑھا جا. کرے تو اس کی طرف کان لگا. کرو اور خاموش رہا

کرو* کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آ$ کی تفسیر میں مولا* مودودی صا # نے لکھا ہے کہ . # وہ حالات مکہ والے نہ رہیں اور حالات ٹھیک ہوں تو پھر بلند آواز سے پڑھو۔ قرآن، حد$ اور مولا* مودودیؒ کے فرمان کے مطابق ہماری ا ۔ بھی Ú ز قرآن کے مطابق نہیں ہے ایسا کیوں؟ اس کے لئے غور کر* چاہئے، . # ہم اللہ کے حکم کے خلاف اپنے عمل کر رہے ہیں تو پھر اللہ ہماری مدد کیوں کرے گا۔ ہم اپنے . رگوں کی پیروی کر رہے ہیں جو غلط ہے۔ جس * . عو پرستی کو اللہ نے شرک بتا یا ہے اس پر ہی ہم چل رہے ہیں، ہمیں غور کر* چاہئے اور اپنی Ú زوں کو اللہ کے حکم کے مطابق کر* چاہئے۔

جن . رگوں کا* م لے کر ہم یہ عمل کر رہے ہیں فلاں امام نے یہ بتا یا اور فلاں امام نے یہ، یہ اماموں کا* م 8* ان کی کردار کشی ہے وہ امام پکے مومن تھے ان کا ہر عمل قرآن پر تھا جو محمدؐ نے اپنے عمل اور قول سے بتا یا وہ حضرات اس کے * بند تھے انہوں نے کوئی فقہ اپنے * م سے منسوب نہیں کیا یہ تو بعد میں ہوا کس نے کیا اس کا اشارہ میں پہلے ہی اس کتابچہ میں کر چکا ہوں ان کے لئے جو غور کرنے کے قائل ہیں اور صحیح . ت کو قبول کرنے کی صلا A ر p ہیں۔

اب دیکھا جائے Ú ز کی رکعت کتنی ہیں ۔۲۔۳۔* یہ ہر وقت میں چار۔

سورۃ K ءآ$ ۱۰۱۔ اور . # تم لوگ سفر کے لئے ملک میں نکلو تو کوئی H ہ نہیں تم پر اگر Ú ز میں قصر (کم) کردو* اگر تم کو خوف ہو کہ کافر تمہیں ستا N گے $ بھی Ú ز کم کردو کیونکہ è وہ کھلم کھلا تمہاری دشمنی پر تلے ہیں۔

آ$ ۱۰۲۔ اور اے نبی . # تم مسلمانوں کے درمیان ہو اور (حا ۔ . B میں ہوا بھی . B شروع نہ ہوئی ہو) اور انہیں Ú ز پڑھانے کھڑے ہو تو چاہئے کہ ان میں سے ا ۔ / وہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور اپنے اسلحہ لئے رہے۔ پھر . # وہ سجدہ کرے تو پیچھے ` جائے، اور دوسرا / وہ جس نے ابھی Ú ز نہیں پڑھی ہے آ کر تمہارے ساتھ Ú ز پڑھے، اور وہ بھی اسلحہ لئے رہے۔ کیونکہ è کفار اس * ک میں ہیں کہ تم اپنے اسلحہ اور سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ البتہ اگر تم * . رش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو* . یمار ہو تو ہتھیار رکھ دینے میں کچھ حرج نہیں 1 پھر بھی چوکنے رہو۔ یقین رکھو کہ اللہ نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آ$ ۱۰۳۔ پھر . # ہنگامی حالات کی Ú ز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے اور بیٹھے اور é ہر حال میں اللہ کو * د کرتے رہو۔ اور . # اطمینان نصیب ہو جائے یعنی . B کا خطرہ ختم ہو جائے تو پوری Ú ز پڑھو۔ Ú ز در حقیقت ایسا فرض ہے جو * بندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم ہے۔

ان * ت سے ہر وقت میں Ú ز کی چار رکعت پڑھنی چاہئے، $ ہی اللہ کا حکم پورا ہو گا۔ یعنی . # سفر کرو تو Ú ز قصر چار کی جگہ دو پڑھو۔ آ$ میں وقت کا ذکر نہیں ہے صرف قصر کا حکم ہے تو سفر فجر اور مغرب میں بھی ہو* ہے۔1

ان دونوں وقتوں میں اللہ کا حکم توڑا جا رہا ہے۔ ایسا کیوں؟ اللہ کا حکم پورا ہو* ہے اور یہ $ ہی پورا ہو سکتا ہے . # ہر وقت میں رکعت چار ہوں اور فجر اور مغرب میں بھی چار رکعت کی جگہ قصر میں دو پڑھی جا N ۔ اب حد$ کی سند بھی پیش ہے احاد$ سے بھی چار رکعت* $ ہو رہی ہیں جو ضروری ہیں:۔

ام المومنین سیدہ عائشہؓ روا$ کرتی ہیں کہ اللہ نے (پہلے پہل) . # Ú ز فرض کی تھی تو دو رکعتیں تھیں، حضر اور سفر (دونوں میں) سفر کی Ú ز تو . قرار رہی 1 حضر میں اضافہ کر* یا H ۔

بخاری جلد اول، کتاب الصلوٰۃ * پ رہ۲ ص ۲۱۷، حد$ نمبر ۳۴۰

سیدہ عائشہؓ روا$ کرتی ہیں، ابتداء میں Ú ز دو رکعت فرض کی گئی۔ پھر سفر میں تو . قرار رہی لیکن حضر میں پوری (چار) کر دی گئی میں نے عروہ سے کہا، عائشہؓ نے یہ کیا کہا؟ جواب * ویل کی ہے جس طرح عثمانؓ نے کی تھی۔

ابواب تقصیر الصلوٰۃ * پ رہ۴، ص ۴۳۵، حد$ نمبر ۱۰۲۵

حفص بن عاصم روا$ کرتے ہیں۔ انہوں نے ابن عمرؓ کو کہتے سنا، میں رسول کے ساتھ رہا آپؐ سفر میں دو رکعت سے * دہ نہیں پڑھتے تھے۔ اور ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ابواب تقصیر الصلوٰۃ * پ رہ۵ ص ۴۳۸، حد$ نمبر ۱۰۳۵

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پہلے ہر Ú ز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں . # نبیؐ نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں اور سفر کی Ú ز اپنی پہلی حا ۔ پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روا$ کی ہے۔

بخاری جلد دوم، کتاب المناقب * پ رہ۱۵ ص ۴۸۸، حد$ نمبر ۱۱۱۴

بخاری میں اور بھی ر* یت ہیں جن سے * نچوں اوقات میں چار رکعت کا ثبوت ملتا ہے۔ سفر میں دو اور خوف میں ا ۔ رکعت ہر وقت میں۔ اس لئے فجر اور مغرب میں بھی چار رکعتیں ہیں دو اور تین نہیں اور ان وقتوں میں چار مان کر ہی اللہ کا حکم پورا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

قیام کے عمل:۔ جو کچھ کر* ہے وہ پورا H قیام کے بعد Ú ز کو رکوع میں جا* ہے اللہ اکبر کہتے ہوئے۔ رکوع میں کیا پڑھنا ہے پیش ہے، سبحان ربی العظیم۔ رب زدنی علما۔ تین * ر* پ * * سات * ر۔ رکوع کی تسبیحات کو پورا کرنے کے بعد انَّ رَبِّیَ سَمِیْعُ الدُّعَاءُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جا* ہے۔ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جا* ہے۔ سجدہ کی تسبیح یہ ہے، سبحان ربی الاعلیٰ۔ تین سے سات * ر۔ اور سورۃ ا . اھیم کی یہ آ$ ۴۱ پڑھنی ہے ربنا اغفرلی و لوالدی و للمومنین یوم یقوم الحساب * جمہ:۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں * پ کو بھی بخش، اور د v مومنین کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔ اطمینان سے سجدہ کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ

کر بیٹھنا ہے۔اس کو جلسہ کہتے ہیں،جلسہ کی دعاء۔اللھم الغفرلی و ا ر حمنی و عافنی و ا ھدنی و ا رزقنی ۔ اے اللہ میری مغفرت فرما،مجھ پر رحم فرما،مجھے عافیت دے،مجھے ہدا$ پ ` ،مجھے رزق » فرما۔اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کر* ہے۔اسی طرح دوسری رکعت پڑھنی ہے دو رکعت پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے بیٹھنا ہے،اس میں قرآن کا تشہد پڑھنا ہے۔

سورۃ اÅم ٦ آ$ ١٦٢۔قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للله رب العالمین۔

آ$ ١٦٣۔لا شریك له ج و بذالك امرت و انا اول المسلمین ۔ ترجمہ:۔فرما دیجئے* یقین میری Ú ز اور میری ساری عبادت (جسمانی اور مالی) اور میرا جینا اور میرا مر* یہ . خالص اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔اس کا کوئی شر یـ نہیں اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے اور میں . ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔

یہ رہا تشہد یعنی التحیات۔

ان دو رکعت کے بعد دو رکعت اور پڑھنی ہیں جیسے پہلی دو رکعت پڑھیں یہ پوری چار رکعت ہو گئیں۔چار رکعت پوری کرنے کے بعد پھر تشہد پڑھنا ہے اور دعا N اور سلام بھی پڑھنا ہے جو ذیل میں درج ہیں۔اور اگر سفر ہو تو قصر دو رکعت پڑھنی ہیں۔Ú ز کی دعا N :۔

سورۃ بقرہ ٢ آ$ ٢٠١۔ربنا آتینا فی الدنیا حسنه و فی آخرة حسنه و قنا عذاب النار ۔ ترجمہ:۔اے ہمارے رب ہمیں د* میں بھی نیکی اور بھلائی دے،اور آ ت میں بھی بھلائی » فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے ت دے۔

سورۃ اعراف ٧ آ$ ٢٣۔ربنا ظلمنا انفسنا ،وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکو نن من الخسرین ۔ ترجمہ:۔اے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہمیں بخشا نہیں ہو* اور ہم پر رحم نہیں کیا ہو* تو ہم تباہ ہو جاتے۔اب بھی ہماری مغفرت فرما اور رحم فرما ورنہ ہم خسارے میں ہوں گے۔

سورۃ اعراف ٧ آ$ ١٢٦۔ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین ۔ ترجمہ:۔اے رب ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں موت دے تو اس حا ـ میں کہ،ہم مسلم ہوں۔

سورہ ممتحنہ ٦٠ آ$ ٥۔ربنا لاتجعلنا فتنة للذین کفرو اوا غفر لنا ربنا۔ انك انت العزیز الحکیم ۔ ترجمہ:۔اے ہمارے رب! ہمیں کافروں (کے ظلم کا) تختہ مشق نہ بنا* (یعنی ہم ایسے غلط کام نہ کریں جن کو دیکھ کر کافر دین میں آنے سے رک جا N اور اس رکنے کا فتنہ ہمارے غلط کام بنیں اس سے ہمیں بچا*) اے ہمارے پروردگار ہمارے H ہوں کو معاف کر،یقیناً تو غا . اور حکمت والا ہے۔

ان دعاؤں کے بعد نبیؐ پر ان الفاظ سے دعا اور سلام کر* الصلوٰۃ و السلام علی النبی الکریم۔اس کے بعد قرآن کا جامع سلام حاضر ہے۔

سورۃ الصّٰفّٰت ٣٧ آ$ ١٨٠۔سبحٰن ربك رب العزۃ عما یصفون و سلٰم علی المرسلین۔ ١٨٢۔ والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔ ترجمہ:۔اور آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان تمام* توں سے* پاک ہے جو وہ لوگ بیان کر رہے اور تمام رسولوں پر سلام۔اور ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا* پالنہار ہے۔

اس کے بعد سلام پھیر دینا ہے۔ السلام علیکم و رحمة الله ۔ ترجمہ:۔سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت دونوں طرف کو کر* ہے۔

Ú ز سے فارغ ہو کر حکم الٰہی کے مطابق اپنے کاموں میں لگ کر اللہ کا فضل تلاش کر* ہے یعنی روزی کما* ہے اس روزی سے اپنا اور حق داروں کا حق ادا کر* ہے۔Ú ز جمعہ اور عیدین، دو دو رکعت ایسے ہی پڑھنی ہیں۔عید کی Ú ز میں تکبیرات کا اضافہ ہے،1 ان تکبیرات میں بھی اختلاف ہے کہ چھ،نو* رہ ہیں؟ اب ٹھیک کیا ہے؟ یہ طے ہو۔

نوٹ:- جو دعا N لکھی ہیں یہ . قرآن میں درج ہیں۔ان کے علاوہ بھی بہت دعا N قرآن میں درج ہیں۔ہم کو غور یہ کر* ہے کہ جو مروجہ Ú ز میں دعا N ،تشہد اور درود پڑھا جا* ہے انکا مطلب کیا ہے۔اور جو قرآنی تشہد، دعا N اور سلام لکھا H ہے ان کا کیا مطلب ہے؟ اگر غور سے دیکھا جائے تو تقریباً مفہوم ملتا ہے، ملتا ہی نہیں بلکہ ان سے اچھا ہے۔. # ملتا ہے اور ان سے اچھا ہے تو قرآن کو چھوڑ کر خود ساختہ مواد کی طرف کو ہماری Ã کیوں گئی؟ اس کی ضرورت ا ـ ہی وجہ سے ہے وہ یہ کہ ہم نے Ú ز کی تفصیل کو قرآن سے خارج کر* ،اور انکار کر* کہ قرآن میں Ú ز کی تفصیل نہیں ہے۔اس انکار کے بعد ضروری ہو H تھا کہ کوئی نہ کوئی دعاء،تشہد اور درود تو بتانی ہی تھی، جو بتا دی۔1 یہ غور نہ کیا کہ اس جیسی دعا N بلکہ ان سے بھی اچھی قرآن میں درج ہیں۔جو اس کتابچہ میں لکھی گئی ہیں۔اس سے صرف Ã کیوں کیا H ؟ کیا مجبوری تھی؟ کیا مفاد تھا؟ اس کا جواب درکار ہے۔اگر اب د* میں نہیں * H تو اللہ کے سامنے حشر میں تو سوال ضرور ہو گا، کہ اے میرے بندو! میں نے قرآن کو بڑی تفصیل کے ساتھ آسان * ن میں* زل کیا تھا، ہر ضروری* ت کی تفصیل ہے، جو مجھے مطلوب ہے،جس کو میرے بندے ادا کر کے د* میں اور آ ت میں اÅم کے حق دار بنیں،1 تم نے قرآن سے انکار کر کے اپنی فرضی Ú زان پر مسلط کر دی۔اور غضب یہ کیا کہ اس کا الزام نبیؐ پر لگا* کہ محمدؐ نے اس طرح Ú ز بتائی ہے۔کیا محمدؐ قرآن کے خلاف کوئی عمل کر h تھے* کوئی قول فرما h تھے؟ ہرگز نہیں! بلکہ انہوں نے وہ عمل کیا جو قرآن میں اللہ کا حکم ہے۔اور وہی بتا* جس عمل کو اس چھوٹے سے مضمون میں اللہ کی توفیق سے اس بندے نے لکھا ہے۔اس لئے قوم کے رہبر اس پر غور کریں اور قرآن اور صحیح Ł پر آ جا N جس کا حکم اللہ نے * ہے۔

آج پوری د* میں ہر میدان میں بہت,ٹ ے,ٹ ےH ہ ہو رہے ہیں۔ رشوت، چوری، ڈاکا، حتیٰ کہ ہر وہ کام ہو رہا ہے جس کوM K کے خلاف کہا جائے گا۔M K چیخ رہی ہے، ہر جگہ+ کاری کو روکنے کے لئے حکومتیں ہیں1 غلط کام ہو رہے ہیں۔ حکومت کا عملہ ان کو روکنے میں* کام ہے۔ بلکہ یہ کہا جائے کہ وہ عملہ بھی ان غلط کاموں میں ملوث ہے، تو غلط نہیں ہے۔ اگر شامل نہ ہو* تو ملزموں کو سزا ضرور مل جاتی، 1 نہیں مل رہی ہے۔ آج اپنے ہندوستان میں دیکھ لیجئے کہ نہ جانے کتنے,ٹ ے,ٹ ے گھو* لے ہو رہے ہیں 1 ملزم صاف بچ جاتے ہیں، اور بے قصوروں کو,ٹ ی سخت سزا N دی جا رہی ہیں۔ اس غلط کام کی صرف ا- وجہ ہے کہ آدمی نے اپنی Ú ز کو ضائع کر* یہ ہے۔ جوÚ ز یعنی مسجد والی Ú ز ریچارج کا کام کرتی ہے، اس Ú ز کو* تو چھوڑ* یہ ہے* وہاں پر حاضر ہونے والے* یہ دہ o کی حا میں ہوتے ہیں۔ اور سے اہم* بات یہ ہے کہ قرآن کی Ú ز کو پڑھا ہی نہیں جا رہا ہے، اس کا* یہ دہ حصہ قرآن کے خلاف ہے۔ اس لئے ہی اس Ú ز سے* ہر آ کر Ú ز کے مطابق عمل نہیں ہو رہا ہے۔

اور جو* بلکل جاتے ہی نہیں تو ان کا معاملہ تو* بلکل ہی الٹا ہے۔ مسجد والے کچھ تو ڈرتے ہیں۔ وہ تو* بلکل ہی آزاد ہیں۔ اور یہ گھو* لے کر رہے ہیں۔ جن کو روک** مشکل Ā آ رہا ہے۔ ان کو روکنے کا صرف ا- ہی علاج ہے کہ مسجد والی قرآنی Ú ز کو ہوش و حواس میں ادا کیا جائے، اور* ہر آ کر اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

اس لئے صلوٰۃ مسجد اور صلوٰۃ فرض منصبی لازم و ملزوم ہیں۔ غور کریں جوÚ ز مسجد ادا نہیں کرتے تو وہ فرض منصبی بھی ادا نہیں کر 8۔ جس کا ثبوت آجکل ہر میدان میں مل رہا ہے۔K ن نے اللہ کے سامنے جواب دہ ہونے کا خوف دل سے نکال* یہ ہے۔ اس خوف کو پیدا کرنے کا صرف ا- ہی طر i ہے کہ قرآنی Ú ز مسجد کو ہوش میں آ کر ادا کریں، اور مسجد سے* ہر آ کر اس کے مطابق عمل کریں۔ 1 مسجد میں Ú ز ادا کرنے والے بھی* ہر آ کر اس کو قائم کرنے سے قاصر Ā آتے ہیں، اس لئے کہ انہوں نے اس Ú ز کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں۔ اگر سمجھ e تو یہ اللہ کی* فرمانی عام نہ ہو اور فرقہ بندی ختم ہو جائے اور K M میں محبت اور بھائی چارگی پیدا ہو جائے اور بھائی بھائی بن کر رہیں، ا- دوسرے کی مدد کریں چاہے ان کا مذہب کوئی بھی ہو بغیر مذہبی تفریق کے کی مدد کرنی ہے۔ اللہ کا دین ہر K ن کو پہونچے۔ اللہ ایسا کرے۔ اللہ مجھے اور ہر K ن کو صلوٰۃ الرسول یعنی صلوٰۃ القرآن مسجد اور مسجد سے* ہر ہوش میں ادا کرنے کی توفیق دے۔ (تقبل)

سکندر احمد کمال

نگلہ پٹواری ,ولی روڈ، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

موبائل:- 09319593020

صلوٰۃ فی القرآن کاانعام

ایک بات یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اجتماعی اذکار و اسلامی قانون کا نفاذ اسلامی حکومت کے ساتھ انسان کی انفرادی ذمہ داری بھی ہے ، مثلاً جہاد ، غیر مسلم حکومتوں سے باہمی تعلق, مسلم اور غیر مسلم ہمسایہ اور شہری کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ، ان کی بھلائی کے ہر کام میں جدو جہد کرنا, کسی کو یہ احساس نہ ہو کہ ہمارے ساتھ تعصب کا برتاؤ ہو رہا ہے ، زکوٰۃ ، ماملکت ایمان, احکام وراثت, وصیت ، پردہ کی پابندی, جنگی قیدی ، زنا, شراب ، جوا, سود خوری اور دیگر کبائر کی سزائیں ،قصاص, تجارت میں حرام طریقہ کی سزا, بدعات کی سزا وغیرہ وغیرہ ۔ان کاموں کو کرنے کے بعد اللہ حکومت دے گا, لیکن یہ حکومت زور زبر دستی یا لڑائی جھگڑے سے حاصل نہیں ہوگی ,بلکہ قرآن کی سورۃ نور کی آیت ۵۵ کے مطابق ہمیں اپنے قرآنی عمل صالح کے عوض میں بخشی جائے گی ، انعام میں ملے گی ۔اس لئے یہ سوچنا کہ ایک دن خود ہی حکومت ہمیں مل جائے گی چاہے ہمارے اعمال کیسے بھی رہیں بہت بڑی غلط فہمی ہے ، جس کی پاداش میں ہم آج ذلت و رسوائی کی چکی میں پس رہے ہیں اور دین کو جاننے والے ایک بڑے طبقہ کے ہوتے ہوئے بھی ہماری زندگی دہریت میں گزر رہی ہے ۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم دوسروں کی ٹھیکیداری کرنے کے بجائے اپنی زندگی دین کے مطابق پوری پوری بدلیں اور ایک اللہ کے پسندیدہ معاشرے کی تکمیل کریں ، حکومت خود ہی انعام میں مل جائے گی۔ (انشاء اللہ)

سیدٹ قر ;

فورٹ انکلیو، نگلہ پٹواری، علیگڑھ

تمت بالخیر